نوٹس شرح وقایہ

جامعۃ المدینہ فیضان غوث اعظم چھانگا مانگا تحصیل چونیاں ضلع قصور

خصوصی نظر:۔ ابو امیر مولانا عامر اصغر مدنی دامت برکاتہ العالیہ

خصوصی کاوش:۔ درجہ خامسہ

مرتب:۔ احمد رضا جامی:: محمد شعیب جامی

:: ضروری اطلاع::

غلطی ہونے کی صورت میں رابطہ فرمائیں۔ جزاک اللہ خیرا

احمد جامی:: رابطہ نمبر: 0306-6374318

Scanned with CamScanner

جامعۃ المدینہ فیضان غوث اعظم چھانگا مانگا قصور

كتاب الأيمان

قسم کا لغوی معنی: پختہ کرنا

ایمان کا لغوی معنی:
لغوی معنی قسم ہے۔

اصطلاحی معنی:
اللہ کا نام یا صفت کو ذکر کرنا اپنی بات کو پختہ کرنے کے لیے۔

قسم کی اقسام

صاحب شرح وقایہ نے قسم کی تین اقسام ذکر کی ہے اور عبارت میں لفظ ثلٰث ذکر کیا ہے لفظ ثلٰث ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مصنف نے تین اقسام ذکر کی کیونکہ مطلقاً قسم کی اقسام تین سے زائد ہے۔

سوال

بقرینۃ الأحکام اس عبارت سے مصنف کی کیا مراد ہے

جواب

اس سے مراد یہ ہے کہ کس قسم پر مواخذہ ہے اور کس پر نہیں: لغو پر کوئی کفارہ نہیں جبکہ غموس پر کفار مؤاخذہ ہے اور صرف منعقدہ پر ہی کفارہ ہے

جامعۃ المدینہ فیضان غوث اعظم جھانگا مانگا قصور

:- یمین غموس :-

مُحَلِّفَۃٌ عَلٰی فِعْلٍ اَوْ تَرْکٍ مَاضٍ کَاذِبًا عَمْدًا
اگر کسی نے ماضی میں کسی کام کے کرنے یا ترک کرنے کا حلف قصداً اٹھایا اسے یمین غموس کہتے ہیں

:: سوال ::

مصنف علیہ الرحمہ کی عبارت عَلٰی فِعْلٍ میں فِعل سے کونسا فعل مراد ہے۔

:- جواب :-

1: اہل نحاۃ والا فعل مراد ہے۔
2: یا اہل کلام والا فعل مراد ہے وہ مصدر ہے جوکہ عام ہے کہ وہ عقل والی چیزوں کے ساتھ قائم ہو یا جمادات والی چیزوں سے قائم ہو۔ جیسکہ اللہ کی قسم ہوا چلی!

سوال

قائما نحوی اعتبار سے کیا ہے۔

جواب

یہ مصنف کا قول مخلفہ کی ضمیر سے حال بن رہا ہے۔

سوال

مصنف نے یمین غموس کا حکم کس لفظ سے اور کیا بیان کیا ہے۔

جواب

یمین غموس کا حانث گنہگار ہوگا اور مصنف نے یأثم بہ کے الفاظ سے حکم بیان فرمایا۔

یمین لغو

ماضی میں کسی کام کے کرنے یا ترک کرنے کی قسم اٹھانا اسے حق گمان کرتے ہوئے۔
اس کا حکم یہ ہے کہ اللہ حالف کو معاف فرمائے اس میں نہ مؤاخذہ ہے اور نہ ہی کفارہ۔

یمین منعقدہ

فعل مستقبل میں کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھانے کو یمین منعقدہ کہتے ہیں۔

اعتراض

آپ یمین منعقدہ کی تعریف میں لفظ علی ذکر نہ کرتے تاکہ اس کا عطف مرفوع علی ماضی پر ہوتا ترک اور فعل کا عطف نہ ہوتا

کیونکہ اگر تعریف میں لفظ عَلٰی کو ذکر کرتے تو اس کا عطف عَلٰی فعل او ترکی پر ہوگا تو اس وقت اس موصوف کے لئے مقدر صفت نکالتے اس سے عبارت لمبی ہو جاتی ہے لہٰذا آپ یمین منعقدہ کی تعریف میں لفظ عَلٰی ذکر نہ کرتے

جواب

اگر ہم تعریف میں لفظ عَلٰی ذکر نہ کرتے تو اس کا عطف صرف عَلٰی ماضی پر ہوتا تھا تو عبارت غیر ملفوظ شئی کی تقدیر کے محتاج ہونے کے بغیر ہی مختصر ہو جاتی تھی۔

اعتراض

جیسے ماضی اور مستقبل کے زمانے میں قسم اٹھائی جاتی ہے اسی طرح زمان حال کی بھی قسم ہونی چاہیے تھی اور اس کا بھی ایک نام ہونا چاہیے تھا

جواب

5

جامعۃ المدینہ فیضانِ غوث اعظم چھانگا مانگا قصور

سوال:-

یمین کی تینوں قسموں میں سے کس میں کفارہ ہے۔

جواب:-

صرف یمین منعقدہ میں کفارہ ہے وہ بھی اگر حانث ہوتا ہے۔

اعتراض:-

مصنف کی عبارت کفّر فیہ فقط میں فقط بول کر کس سے احتراز کیا ہے۔

جواب:-

فقط سے مذہب شافعیہ سے احتراز کیا گیا ہے کیونکہ اُن کے نزدیک یمین غموس میں بھی کفارہ ہے۔

سوال:-

مصنف کے قول: ولو سھوًا او کرھًا حلف او حنث کی وضاحت فرمادیں۔

جواب:-

یعنی کہ یمین منعقدہ میں ہر حال میں کفارہ واجب ہے اگرچہ قسم بھول کر یا مجبوراً اُٹھائی تو حانث ہونے کی صورت میں کفارہ واجب ہے جبکہ شوافع کے نزدیک واجب نہیں

سوال:-

صاحب ہدایہ کا بھول کر یا مجبوراً قسم اُٹھانے والے کے بارے میں موقف تحریر کریں۔

جواب :-

صاحبِ ہدایہ کے نزدیک قصداً، جان بوجھ کر اور بھول کر قسم اٹھانے والا برابر ہے۔ ناسی سے مراد بھول کر قسم اٹھانے والا اور اس سے مراد جو بغیر قصد کے قسم اٹھائے یعنی کہ جو کہے. کیا تو میرے پاس نہیں آئے گا وہ آگے سے کہے (بلٰی) کیوں نہیں (واللہ) بغیر یمین کے قصد کے اسی طرح اگر کوئی سہواً یا مجبوراً حانث ہوا تو کفارہ واجب ہے۔ کیونکہ فعل ثابت ہے جو کہ کفارہ ختم نہیں کرے گا۔ اسی طرح بیہوش اور مجنون پر حانث ہونے کی صورت میں کفارہ واجب ہے۔

سوال :-

کن کن الفاظ سے قسم واقع ہو گی اور کن الفاظ سے واقع نہیں ہو گی۔

جواب :-

اللہ کی قسم یا اللہ کے ناموں میں سے کسی نام کی قسم اٹھانا جیسے رحمٰن، رحیم الحق یا اللہ کی صفات میں سے کسی صفت سے قسم اٹھانا جیسے اللہ کی عزت کی قسم جلال کی قسم یا کبریائی کی قسم یا عظمت کی قسم یا قدرت کی قسم تو ان سے قسم واقع ہو جائے گی اللہ کے علاوہ کی قسم اٹھانے سے واقع نہیں ہو گی جیسے نبی، قرآن، بالعد

کی قسم اُٹھانا اور اللہ کی صفات جو عرفاً
مشہور ہے اُس سے بھی قسم واقع
نہیں ہوگی جیسے اُس کی رحمت کی قسم
یا علم کی یا رضاء کی یا غضب کی یا سختی
کی یا عذاب کی قسم اُٹھانا

سوال:-

مصنف کا قول لعمر اللہ کی وضاحت کریں

جواب:-

لعمر اللہ یہ مبتدا ہے قسمی اس کی خبر محذوف ہے

سوال:-

مصنف کا قول أیمُ اللہ کی وضاحت کریں

جواب:-

1- ایک قول کے مطابق یہ یمین کی جمع ہے اس میں نون کو تخفیفاً کثرتِ استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا اصل عبارت یوں ہے أیمُنُ اللہ یمینی

2- دوسرے قول کے مطابق یہ حروفِ قسم میں سے ایک حرف ہے جیسے واؤ ہے۔

سوال:-

وإن لم یکفر بیان سے مصنف علیہ الرحمہ کے قول کی وضاحت کریں اور بتائے کہ یہاں قسم کس سبب سے واقع ہوگی۔

جواب:-

اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ اگر یہ فعل کیا تو کافر ہو جاؤں گا تو اس صورت میں وہ کافر تو نہیں ہوگا لیکن معلق کرنے کے سبب قسم واقع ہو جائے گی تو جب فعل کے ارتکاب سے کفر لازم نہیں آتا تو یہ تعلیق کے صحیح نہ

ہونے پر دلالت کر رہا ہے جب کہ تعلیق صحیح نہیں
تو قسم کیسے صحیح ہے تو جب کفر نہ ہونے
سے قسم صحیح نہ ہونے کا وہم ہوا تو مصنف
نے اس وہم کو دور کیا اور فرمایا کہ یہ قسم
تو ہے لیکن وہ کافر نہیں ہوگا قسم کفر
کو فعل کے ساتھ معلق کرنے کے سبب ہوگی
گویا اس نے ایک فعل کو حرام کیا اور
حلال کو حرام کرنا ہی تو قسم ہے

سوال :-

مصنف کا قول عَلَّقَہٗ بِمَاضٍ اَوْ آتٍ اس
کی وضاحت فرما دیں۔

جواب :-

اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی نے ماضی
یا مستقبل کے ساتھ معلق کیا تو کافر نہیں
ہوگا اور بعض کے نزدیک اگر فعل ماضی
کے ساتھ معلق کیا تو کافر ہو جائے گا کیونکہ
جب جان بوجھ ایسے فعل کے ساتھ کفر کو
معلق کیا جو واقع ہو چکا ہے تو وہ کافر ہو جائے گا
لیکن صحیح مذہب کے مطابق کافر نہ ہوگا۔
جب کہ اسے قسم جانتا ہو اگر اس کا یہ عقیدہ
ہو کہ کفر کی قسم سے بندہ کافر ہو جاتا ہے
تو ماضی و مستقبل دونوں صورتوں میں
وہ کافر ہو جائے گا۔

سوال

کن کن الفاظ سے قسم واقع نہیں ہوگی۔

جواب

اگر کوئی کہے حقًا یا حق اللہ یا حرمت اللہ یا کہا میں قسم اُٹھاؤں گا اللہ کی تو اس سے قسم منعقد نہیں ہوگی۔ یا کہا عورت کی طلاق کی قسم اگر کوئی کہے ان فعلہ یعنی اگر یہ کام کیا تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو یا سختی ہو یا لعنت ہو یا میں زانی ہو یا چور ہوں یا شراب پینے والا ہوں یا سود کھانے والا ہو تو ان ساری باتوں سے قسم منعقد نہیں ہوگی۔

سوال

حروف قسم کتنے اور کون کون سے ہیں۔

جواب

واؤ، باء، تاء یہ حروف قسم ہیں جیسے کسی نے کہا باللہ افعلہ

نیز لام بھی حروف قسم ہے لیکن مصنف علیہ الرحمہ نے قلت استعمال کی وجہ سے ذکر نہیں کیا۔

سوال

قسم کا کفارہ کیا ہیں تحریر کریں

جواب

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا پھر دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا اتنا کپڑا ہو جس سے عام طور پر

Scanned with CamScanner

بدن ڈھانپا جاتا ہے اکیلی شلوار کافی نہیں
اگر یہ تینوں کام حانث ہونے کے وقت
نہیں کر سکتا تو پے در پے تین روزے رکھنا
لازمی ہیں۔

سوال:

کفارہ حانث ہونے سے پہلے ادا کرنے
کے بارے ائمہ کا اختلاف سپرد قلم کریں۔

جواب:

امام شافعی:

شوافع کے نزدیک قسم کا کفارہ
حانث ہونے سے پہلے ادا کرنا جائز ہے

دلیل:

فرماتے ہیں کہ یمین سبب کفارہ
ہے اور حانث ہونا وجوب ادا کے لیے
شرط ہے۔ لہذا کفارہ حانث ہونے سے
پہلے ادا کر سکتے ہیں۔

امام اعظم:

احناف کے نزدیک کفارہ
حانث ہونے سے پہلے ادا کرنا جائز
نہیں اگر کسی نے حانث ہونے سے
پہلے کفارہ ادا کیا پھر حانث ہوا تو اب
پھر کفارہ دے گا۔

دلیل:

فرماتے ہیں کیونکہ یمین تو پورا

کرنے کے لئے متعلق ہوئی ہے اور کفارہ
حانث ہونے کی صورت میں واجب ہے
اس سے پتا چلا یمین کفارہ کا سبب نہیں
بلکہ حانث ہونا شرط ہے یمین شرط وجوب
ہے اس کو حانث پر مقدم نہیں کر سکتے

نوٹ:

امام شافعی علیہ الرحمہ کا یہ اختلاف
کفارہ مالیہ کے بارے میں ہے کیونکہ مالی
کفارہ مثل بیع ثمن ہے کہ نفس وجوب
ثابت ہو اور وجوب ادا ثابت نہ ہو
جیسا ثمن کے اندر نفس وجوب ثابت
ہوتا ہے بیع سے اور وجوب ادا مطالبہ ثمن
سے تو نفس وجوب کا تعلق مال سے اور
وجوب ادا کا تعلق فعل سے ہوگا۔

احناف کی طرف سے شوافع کو جواب:

ہم نے کہا حقوق اللہ میں مال مقصود نہیں
ہوا کرتا اسی لئے کفارہ مالیہ و غیر مالیہ
دونوں برابر ہے۔ اس کے علاوہ عبادت
بدنیہ میں بھی ادا نفس وجوب
وجوب ادا سے جدا ہے کیونکہ نفس وجوب
عبادت کی مخصوص ہیئات کے متعلق
ہوتا ہے اور وجوب ادا اس وقت کے وقوع
کے ساتھ متعلق ہے۔ اس کی تنقیح میں تحقیق کر لیا ہے

سوال :-

عَنْ حَلْفِ عَلٰی مَعْصِیَۃٍ اور لَا کَفَّارَۃَ فِی حَلْفِ کَافِر عبارتوں کی وضاحت فرمائیں

جواب :-

اگر کسی نے گناہ کے کام پر قسم کھائی جیسا کہ والدین سے کلام نہ کرنا تو اس کے لیے حکم ہے وہ قسم توڑے اور ادا کرے
کافر نے قسم اٹھائی تو کفارہ ضروری نہیں اگرچہ مسلمان ہونے کے بعد ہی حانث ہوا ہو۔

سوال :-

اگر کوئی اپنی مملوک چیز اپنے اوپر حرام کرے تو حرام ہوگی یا نہیں مکمل مسئلہ تحریر فرمائیں

جواب :-

اگر کسی نے اپنی ملک چیز کو حرام کیا تو وہ حرام نہیں ہوگی اور اگر اس کے ساتھ مباح جیسا معاملہ کیا تو اسے کفارہ ادا کرے گا کیونکہ حلال کو حرام کرنا ہی قسم ہے جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے

قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ تَحِلَّۃَ اَیْمَانِکُم

اور اس کے علاوہ یہ بھی ہے اگر یمین فعل وجودی پر ہو تو وہ مباح کو واجب کرتا ہے اور اگر فعل پر ہو تو حلال کو حرام کرتا ہے۔

سوال:-

اگر کسی نے نذر مانی اور کسی چیز کے ساتھ معلق کیا یا نہ کیا ہو اس کے بارے مکمل تفصیل سے مسئلہ تحریر کریں۔

جواب:-

1۔ مطلق نذر مانی بغیر کسی شرط کے جیسے کہنا اللہ کے لئے مجھ پر اس دن کا روزہ ہے۔ تو نذر پوری کرے

2۔ اگر کسی ایسی شرط کے ساتھ معلق کیا جس کو چاہتا ہے جیسے کہنا اگر میرا غائب آجائے تو میں روزہ رکھوں گا تو نذر پوری کرے

3۔ اور اگر ایسی شرط تھی جس کو پسند نہیں کرتا جیسے کہنا اگر میں زنا کروں تو میں روزہ رکھوں گا تو صحیح قول کے مطابق اگر چاہے تو نذر پوری کرے یا پھر کفارہ ادا کرے۔

سوال:-

مصنف علیہ الرحمہ کا قول (ھُوَ الصحیح) کی وضاحت فرمائیں۔

جواب:-

اس کا مقصد دوسرے قول سے احتراز کرنا ہے اور وہ دوسرا قول یہ ہے کہ نذر کو پورا کرنا واجب ہے اگرچہ ایسی شرط کے ساتھ جسے وہ پسند کرتا ہے یا نہیں

الاول صحیح اس لئے ہے کیونکہ جب اس نے ایسی شرط کے ساتھ معلق کیا جسے وہ نہیں چاہتا تو اس میں یمین کے معنی قوی ہے اور کسی کام سے منع ہونا ہے ظاہر تو یہ نذر سی ہے اس لیے اسے اختیار دیا جائے گا
اقول: سے شارح فرماتے ہیں اگر شرط حرام کام کی لگائے مثلا کہے اگر میں زنا کروں تو مناسب ہے کہ اختیار نہ دیا جائے کیونکہ اختیار دینا تخفیف ہے اور حرام کا ارتکاب موجب تخفیف نہیں

نوٹ:

جس نے اپنی قسم کے ساتھ انشاء اللہ تعالی ملایا تو وہ باطل ہے۔

باب الحلف بالفعل

سوال

اگر کسی نے گھر میں نہ داخل ہونے کی قسم کھائی تو کس صورت میں حانث ہوگا اور کس صورت میں نہیں۔؟

جواب

اگر حالف سائبان میں داخل ہوا تو حانث ہو جائے گا لیکن اگر کعبہ، مسجد، یہودیوں

یا نصرانیوں کی عبادت گاہ، یا گھر کی دہلیز یا گھر کے دروازے کے پیچھے کھڑا ہوا تو حانث نہیں ہوگا کیونکہ بیت اُسے کہتے ہیں جو رات رہنے کے لیے بنایا گیا ہو مذکورہ جگہیں بیت نہیں لیکن سائبان بیت ہے۔

سوال

اگر کسی نے حلف اُٹھایا کہ دار میں داخل نہیں ہوں گا تو کس کس صورت میں حانث ہوگا اور کس میں نہیں تفصیلاً جواب لکھیں۔

جواب

پہلی صورت: اگر کسی نے اشارہ کیے بغیر کہا کہ لَا یدخل دارًا تو اگر ویران گھر میں داخل ہوا تو حانث نہیں ہوگا۔

دوسری صورت:

اگر کسی نے قسم اُٹھائی کہ لَا یدخل فی ھذہ الدار تو اب اگر وہ ویران گھر میں یا اُس جگہ دوسرا گھر بننے کے بعد یا گھر کی چھت پر ٹھہرا تو حانث ہو جائے گا۔

ایک قول کے مطابق اگر چھت پر ٹھہرا تو حانث نہیں ہوگا جس طرح اُس جگہ پر مسجد یا حمام یا بستان بننے کے بعد حانث نہیں ہوگا کیونکہ اس پر دار کا اصلاً نام باقی نہیں رہا

اسی طرح اگر کسی نے قسم اٹھائی کہ لا یدخل فی هٰذه البیت تو اگر گھر ویران ہونے کے بعد داخل ہوا یا اس جگہ کسی دوسرا گھر بننے کے بعد داخل ہوا تو حانث نہیں ہوا کیونکہ اس سے بیت کا نام ہی ختم ہو گیا ہے۔

سوال

صاحب شرح وقایہ کے قول وَاعْلَم انَّهُم قَالُوا فِی لَا یَدْخُل هٰذه الدار کی مکمل وضاحت فرمائیں وضاحت ایسی ہو کہ دل خوش ہو جائے۔

جواب

فقہاء کرام فرماتے ہیں: اگر کسی نے قسم اٹھائی لَا یَدْخُل هٰذه الدار تو اگر گھر منہدم ہونے کے بعد داخل ہوا تو حانث ہو جائے گا کیونکہ دار کا اطلاق منہدم شدہ پر بھی ہوتا ہے اس علت کی وجہ سے یہ لازم آرہا ہے کہ اگر کسی نے مطلق طور پر قسم اٹھائی لا یدخل دارًا تو اگر گھر منہدم ہونے کے بعد داخل ہوا تو حانث ہو جائے گا جبکہ صاحب شرح وقایہ نے اسے حانث قرار نہیں دیا۔

Scanned with CamScanner

سوال

اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ گھر میں داخل نہیں ہوگا حالانکہ وہ گھر میں موجود بھی ہے۔ اس جیسی اور مثالوں کا حکم اور ائمہ کرام کے مؤقف لکھیں

جواب

اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ میں گھر میں ~~داخل نہیں~~ ٹھہرو گا نہیں حالانکہ وہ اسی گھر میں موجود ہے تو امام زفر کے نزدیک حانث ہو جائے گا کیونکہ سکنی یعنی (ٹھہرنا) پایا گیا ہے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔ جبکہ امام اعظم کے نزدیک قسم کے بعد اس کا فورًا نکلنا ضروری ہے اگر ایک ساعت بھی ٹھہرا تو حانث ہو جائے گا کیونکہ قسم پورا کرنے کے لیے ہوتی ہے اور پورا کرنے والا زمانہ مستثنیٰ ہوتا ہے لہذا اگر فورًا نکلا تو حانث نہیں ہوگا اسی طرح کپڑا نہ پہننے کا حکم جبکہ کپڑا پہنا ہوا اور سوار نہ ہونا جبکہ سواری پر سوار ہو

سوال

اگر کسی نے قسم اٹھائی کہ اس گھر میں داخل نہیں ہوں گا اور اس میں بیٹھا ہوا ہے اب وہ حانث ہوگا یا نہیں۔

جواب

اگر قسم اٹھائی گھر میں داخل نہیں ہوں گا اور اسی میں بیٹھا ہے تو حانث نہیں ہوگا کیونکہ دخول خارج ہونے کے بعد ہوتا ہے لہذا ٹھہرنے سے حانث نہیں ہوگا۔

اور اگر (اِلَّا اَنْ تخرج ثمَّ یَدْخُلَ) گھر سے باہر نکلا پھر داخل ہوا تو اب حانث ہو جائے گا کیونکہ یہ استثناء مفرغ ہے یعنی اس کا مستثنیٰ منہ محذوف ہے اور وہ ظرف زمان ہے

سوال

اگر کسی نے قسم اٹھائی لایسکن هذه الدار (یعنی وہ اس گھر میں نہیں رہے گا) تو کس صورت میں حانث ہوگا اور کس میں نہیں ائمہ کا موقف لکھیں۔

جواب

امام اعظم کے نزدیک اگر اپنے اہل وعیال اور تمام کا تمام سامان نکال لیا تو حانث نہیں اگر ایک کیل برابر چیز رہ گئی تو حانث ہو جائے گا۔
امام ابو یوسف کے نزدیک اگر اکثر سامان نکال لیا تو حانث نہیں ہوگا۔
امام محمد کے نزدیک اگر ضروری سامان نکال لیا تو حانث نہیں ہوگا یہی قول زیادہ احسن ہے۔
اگر یہ قسم کھائی کہ اس شہر یا بستی میں نہیں رہے گا تو اب اہل وعیال اور سامان کو ساتھ لیکر جانا شرط نہیں۔

Scanned with CamScanner

سوال

اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ اس گھر میں داخل رہوں گا یا خارج نہیں ہوں گا تو اب اگر اسے کسی بھی طرح نکال دیا گیا تو حانث ہوگا یا نہیں وضاحت فرمائیں

جواب

اگر کسی نے قسم اٹھائی کہ اس گھر سے خارج نہیں ہوگا تو اگر اسی کے حکم سے اٹھا کر اسے نکال دیا تو حانث ہو جائے گا اور اگر اسے مجبوراً نکال دیا گیا تو اب حانث نہیں ہوگا تیسری صورت یہ ہے کہ اس نے حکم نہیں دیا بلکہ وہ نکالے جانے پر راضی ہے تو بھی حانث نہیں ہوگا۔
یہ تینوں صورتیں لا یدخل ھذہ الدار میں بھی پائی جائے گی۔

سوال

اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ جنازہ کی طرف نکلے گا (یعنی لا یخرج) والا لفظ بولا تو اگر نہ نکلے تو حانث ہوگا یا نہیں؟

جواب

اگر حالف جنازے کی طرف ہی نکلا لیکن دوسرے کام کی طرف چلا گیا تو حانث نہیں ہوگا۔

سوال

اگر کسی نے قسم اٹھائی لا یخرج الی مکۃ تو کس صورت میں حانث ہوگا اور کس میں نہیں؟

جواب

اگر کسی نے قسم اٹھائی لَا یَخْرُجُ اِلٰی مَکَّۃَ پس اگر مکہ کے ارادے سے نکلا اور پھر واپس لوٹ آیا تو حانث ہو جائے گا کیونکہ اس کا مکہ کی طرف نکلنا تو ثابت ہو گیا لہٰذا حانث ہو جائے گا۔

سوال

اگر کسی نے قسم اٹھائی اَنْ لَا یَأتِیَ مکّۃ تو اگر گھر سے نکلا تو حانث ہوگا یا نہیں۔؟

جواب

اگر لفظ لَا یَأتِیَ بولا تو جب تک مکہ میں داخل نہیں ہوگا تو حانث نہیں ہوگا۔

سوال

وَذَھَابُہ کَخُرُوجِہٖ فِی الْاَصَحِّ اس عبارت کی مکمل وضاحت کریں۔

جواب

اگر حلف اٹھایا لَا یَذْھَبُ اِلٰی مَکَّۃَ تو اصح قول کے مطابق یہ لَا یَخْرُجُ اِلٰی مکۃ کی مثل ہے یعنی مکہ کے ارادے سے نکلا اگرچہ مکہ تک نہیں پہنچا تو حانث ہو جائے گا۔
بعض کے نزدیک یہ لَا یَأتِیَ مکۃ کی مثل ہے۔ یعنی جب تک مکہ میں داخل نہیں ہوگا تو حانث نہیں ہوگا۔ پہلا قول زیادہ معتبر ہے جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے اِنِّی ذَاھِبٌ اِلٰی رَبِّیْ تو اس

سے مراد رب تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا ہے نہ
کہ رب تک پہنچنا کیونکہ رب تک پہنچنا اُس
کی وسعت میں نہیں۔

سوال

اگر کسی نے حلف اٹھایا لَیَأتِیَنَّ مَکَّۃَ اگر نہ گیا تو حانث
ہوگا یا نہیں ۔؟

جواب

ایسی صورت میں اگر مکہ نہ گیا تو حانث نہیں ہوگا
لیکن آخری زندگی میں حانث ہو جائے گا کیونکہ اب
عدم اتیان ثابت ہو گیا ہے

سوال

اگر حلف اٹھایا لَیَأتِیَنَّہٗ غَدًا اِنِ اسْتَطَاعَ تو کس صورت
میں حانث ہوگا اور کس میں نہیں۔؟

جواب

اگر حالف بغیر کسی مانع کے نہ گیا جیسکہ مرض یا
بادشاہ نہ روکے گا تو حانث ہو جائے گا اور اگر کہے
میری استطاعت حقیقیہ والی نیت تھی تو دیانۃً
اُس کی تصدیق کرلی جائے گی لیکن قضاءً نہیں۔
اور استطاعت حقیقیہ سے مراد قدرت تامہ ہے
جو کہ فعل کے صدور کو ~~استطا~~ واجب کرتی ہے
لہٰذا دیانۃً تصدیق کی جائے گی قضاءً نہیں کیونکہ
عرف میں استطاعت حقیقیہ سلامت اسباب اور
آلات پر اطلاق کیا جاتا ہے

سوال

اگر حلف اُٹھایا لَا یَخْرُجُ اِلَّا بِاِذْنِہٖ تو بغیر اجازت جانے سے حانث ہو گا یا نہیں۔؟

جواب

ایسی صورت ہر مرتبہ اجازت لینا ضروری ہے کیونکہ اس کی تقدیری عبارت یہ ہے لَا یَخْرُجُ اِلَّا خُرُوجًا مُلْصَقًا بِاِذْنِہٖ اگر بغیر اجازت گیا تو حانث ہو جائے گا۔

سوال

اگر حلف اُٹھایا لَا یَخْرُجُ اِلَّا اَنْ اَذَنْ اس صورت میں ہر بار اجازت لینا ضروری ہے یا نہیں۔؟

جواب

اس صورت میں ہر بار اجازت لینا شرط نہیں کیونکہ اِلَّا اَنْ اشتثناء سے غایۃ کے لیے اِلٰی اَنْ کی مثل ہے جب ایک مرتبہ اجازت لے لی تو قسم کی حرمت ختم ہو جائے گی۔
اور یہ بھی ممکن ہے کہ اِلَّا اَنْ سے وقت اذن مراد لیا جائے بایں طور کہ (اَنْ لَا یَخْرُجَ) کو ظرف زمان قرار دیا جائے تو اس صورت میں ہر مرتبہ نکلنے کے وقت اجازت ضروری ہے۔
اس احتمال کا جواب یہ ہے کہ جب ایک مرتبہ اجازت لیکر نکلا دوسری مرتبہ بغیر اجازت کے نکلا تو پہلی تاویل پر حانث ہو گا دوسری تاویل پر حانث ہو جائے گا یعنی حانث ہونے یا نہ ہونے

میں شک ہوا تو شک کی بناء پر حانث نہیں
ہوگا۔

سوال

اَلْحِنْثُ فِیْ اِنْ خَرَجْتِ وَاِنْ ضَرَبْتِ بِمُرِیْدِ الْخُرُوْجِ
اس عبارت کا نفسِ مسئلہ تحریر کریں۔

جواب

اگر کسی عورت نے کہا کہ میں گھر سے نکلوں گی یا غلام
کو ماروں گی تو شوہر نے کہا اگر تو گھر سے نکلی یا
غلام کو مارا تو تجھے طلاق ہے تو اگر وہ عورت
فوراً یہ کام کرے گی تو طلاق واقع ہوگی ورنہ نہیں

سوال

وَفِیْ اِنْ تَغَدَّیْتُ بَعْدَ اِنْ یُّقَالُ اور
وَکُفِیْ مطلق التغدی
ان دونوں عبارتوں کی ایسی وضاحت کریں کہ دل
خوش ہو جائے۔

جواب

اگر کوئی شخص کسی سے کہے آؤ میرے ساتھ
صبح کا کھانا کھاؤ دوسرے نے کہا اگر میں تیرے ساتھ
کھانا کھاؤں تو میرا غلام آزاد ہے تو اگر اسی کے ساتھ
کھانا کھایا تو حانث ہو جائے ورنہ نہیں۔
دوسری صورت اور اگر کہا کہ آج کے دن کھانا کھاؤں تو میرا غلام آزاد
ہے تو اس صورت میں اسی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا
کھانا ضروری نہیں اگر آج کے دن اکیلے ہی کھا لیا
تو حانث ہو جائے گا۔

Scanned with CamScanner

سوال

وَمَنْ رَكِبَ الْمَأْذُونَ لَيْسَ لِمَوْلَاهُ فِيْ حَقِّ الْحَلْفِ
اِلَّا اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ دَيْنٌ مُسْتَغْرِقٌ وَ نَوَاهُ
اس عبارت کی مکمل وضاحت ایسے انداز میں
کریں کہ نفس مسئلہ واضح ہو جائے۔

جواب

اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ زید کی سواری پر
سوار نہ ہوگا پس زید کے عبد ماذون کی سواری
پر ہو سوار ہوا تو پھر تین صورتیں ہیں۔

1- اگر زید کے غلام پر قرض ہو اور قرض بھی اتنا کہ
اس کی قیمت اور کسب کو محیط ہو تو حانث
نہیں ہوگا

2- اگر غلام پر قرض نہیں اور حالف نے خاص زید
کی سواری کی نیت کی تو حانث نہیں ہوگا

3- اور اگر مطلق سواری کی نیت تھی چاہے وہ
زید کی سواری ہو یا کسی اور کی تو اس
صورت میں عبد ماذون کی سواری پر سوار ہونے
سے حانث ہو جائے گا۔

امام ابو یوسف:

امام ابو یوسف کے نزدیک
تمام صورتوں میں حانث ہو جائے گا اگر مطلق نیت تھی

امام محمد:

تمام صورتوں میں حانث ہو جائے
گا اگرچہ نیت نہ بھی کی ہو۔

سوال

اگر کسی نے قسم اٹھائی اس درخت یا اس گندم سے نہیں کھائے تو کن کن صورتوں میں حانث ہوگا اور کن میں نہیں؟

جواب

اگر قسم اٹھائی اس کھجور کے درخت سے نہیں کھائے گا تو درخت کھانے سے مراد یہاں پھل لیا جائے گا کیونکہ حقیقی معنی مراد لینا عرفاً متروک ہے۔
اور اگر قسم اٹھائی کہ اس گندم سے نہیں کھائے گا تو اگر چبا کر کھائے گا تو حانث ہوگا یہ امام اعظم کا مؤقف ہے جبکہ صاحبین کے نزدیک اس گندم کی روٹی یا اور کوئی چیز کھانے سے حانث ہو جائے گا۔
امام اعظم اور صاحبین کے نزدیک قاعدہ یہ ہے اگر لفظ کا حقیقی معنی مستعمل اور مجازی معنی متعارف ہو تو امام اعظم کے نزدیک حقیقی معنی جبکہ صاحبین کے نزدیک مجازی معنی مراد لیا جائے گا۔
یعنی صاحبین کے نزدیک اس گندم کی روٹی یا اور کوئی چیز کھائی تو حانث ہو جائے گا

سوال

هَذَا الدَّقِيقُ یا اکل خبزہ اس عبارت کی وضاحت بیان کریں۔ 2

جواب

اگر کسی نے قسم اٹھائی کہ وہ اس آٹے کو نہیں کھائے

گا تو قسم اُس آٹے کی روٹی پر محمول کریں گے اگر روٹی کھائی تو حانث ہو جائے گا اور اگر اُسی آٹے کو پھانک لیا تو حانث نہیں ہو گا کیونکہ یہ طریقہ عرفاً متروک ہے۔ لہٰذا مجازی معنی پر عمل کریں گے۔

سوال

اگر قسم اُٹھائی کہ بریانی نہیں کھاؤں گا تو سبزی کھانے سے حانث ہو گا یا نہیں۔؟

جواب

اگر قسم اُٹھائی کہ بریانی نہ کھاؤں گا تو صرف بھنا ہوا گوشت کھانے سے حانث ہو جائے گا کیونکہ جبکہ ~~بھی~~ بھنے ہوئے بیگن یا گاجر کھانے سے حانث نہیں ہو گا۔

سوال

وَالطَّبِیْخُ بِمَا طُبِخَ مِنَ اللَّحْمِ اس عبارت کی وضاحت کریں۔

اگر کسی نے قسم اُٹھائی کہ پکا ہوا گوشت نہیں کھاؤں گا تو اگر سالن کھا لیا گوشت کا تو حانث ہو جائے گا۔

سوال

والرأس برأس یکبس فی التنانیر وضاحت کریں

جواب

اگر کسی نے قسم اُٹھائی کہ سِری نہیں کھاؤں گا تو اس شہر کے تنوروں میں جو پکا کر بیچی جاتی

سے اُسے کھائے گا تو حانث ہو جائے گا عرف پر عمل کریں گے کیونکہ قسموں کا دارومدار عرف پر ہوتا ہے

سوال

والشَّحْمُ بِشَحْمِ البَطْنِ عبارت کی وضاحت کریں

جواب

اگر کسی نے قسم اُٹھائی کہ چربی نہیں کھائے گا تو امام اعظم کے نزدیک اگر پیٹ کی چربی کھائے گا تو حانث ہو جائے گا جبکہ صاحبین اگر پیٹھ کی چربی بھی کھائی تو حانث ہو جائے گا۔

سوال

اگر روٹی نہ کھانے کی قسم اُٹھائی تو روٹی سے مراد کس آٹے کی روٹی مراد ہوگی

جواب

روٹی نہ کھانے سے مراد گندم یا جَو کی روٹی مراد ہوگی اگر چاولوں کے آٹے کی روٹی کھائی تو حانث نہیں ہوگا۔

سوال

اگر کسی نے قسم اُٹھائی کہ میوہ نہیں کھائے گا تو کون کونسے پھل کھانے سے حانث ہوگا اور کن سے نہیں

جواب

اگر میوہ نہ کھانے کی قسم اُٹھائی تو سیب، آلو بخارہ اور خربوزہ کھانے سے حانث ہو جائے گا جبکہ انگور، انار، تازہ کھجور، ککڑی

اور کھیرا کھانے سے حانث نہیں ہوگا یہ امام اعظم کے نزدیک ہے صاحبین فرماتے ہیں کہ انگور انار کھیرا وغیرہ چیزوں سے بھی حانث ہو جائے گا۔

سوال

اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ میں نہر سے پانی نہیں پیئوں گا اگر پانی پی لیا تو حانث ہوگا یا نہیں؟

جواب

امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک اگر تو منہ لگا کر پیئے گا تو حانث ہوگا کیونکہ الشرب من نھر میں مِن ابتدائے غایۃ کے لیے ہے جبکہ صاحبین فرماتے ہیں مِن تبعیض کے لیے ہے یعنی تقدیری عبارت ہے لا یشرب من مائہ اگر بغیر منہ لگائے پانی پیا تو حانث ہو جائے گا۔ اور اس طرح قسم اٹھائی کہ میں اس نہر کے پانی سے نہیں پیئوں گا تو اگر پانی پی لیا تو بالاتفاق حانث ہو جائے گا۔

سوال

وَ تحلیف الوَالِی لِرَجُلٍ عبارت کی وضاحت کریں

اگر کسی حاکم نے کسی بندے سے حلف لیا کہ وہ شہر میں آنے والے ہر مفسد کا بتائے تو یہ قسم اس کے زمانہ حکومت پر مقید ہوگی

سوال

والقریب، والکسوۃ والا الکلام عبارت کی وضاحت کریں

جواب

اگر کسی نے قسم اٹھائی کہ میں فلاں کو ماروں گا یا کپڑا پہنوں گا یا کلام کروں گا یا داخل ہوں گا تو یہ تمام کام اُس کی حیات میں کرے گا تو حانث نہیں ہوگا اور اگر کہا غسل دوں گا تو یہ اگر مرنے کے بعد بھی غسل دے گا تو حانث نہیں ہوگا۔

سوال

اگر کسی نے اپنے حلف میں لفظ قریب بولا تو اس لفظ قریب سے کتنا قریب مراد ہے۔

جواب

لفظ قریب ایک مہینہ سے کم پر محمول ہوگا یعنی اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ میں تمہارا قرض عنقریب ضرور دے دوں گا تو اگر ایک ماہ سے پہلے قرض دیا تو حانث نہیں ورنہ حانث ہو جائے گا۔

سوال

وما اصطبغ بہ فادام وکذا الملح لا الشواء عبارت کی وضاحت کریں۔

جواب

اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ سالن نہیں کھاؤں گا اگر وہ شوربا دار چیز سے کھائے گا تو حانث ہو جائے گا اسی طرح نمک بھی

اگر بھنا ہوا گوشت کھایا تو حانث نہیں ہوگا

مُغْرِب کتاب میں ابن الانباری صاحب فرماتے ہیں۔ ادام اُس سالن کو کہتے ہیں جو روٹی کو خوش ذائقہ اور لذیذ کر دے وہ عام ہے چاہے سیلان والا ہو یا غیر سیلان

بہر حال صبغ یہ سیلان والے کے ساتھ خاص ہے صبغ اُس سالن کو کہتے ہیں جس میں روٹی کو ڈبویا جائے اور وہ رنگ دار ہو جائے۔

سوال

ولا یحنث فی لا یاکل من ھذا البسر فاکل رطبہ او من ھذا الرطب او اللبن عبارت کی وضاحت کریں

جواب

اگر کسی نے حلف اُٹھایا میں اس کچی کھجور کو نہیں کھاؤ گا پھر پکنے کے بعد کھائی یا کہا اس تر سے نہیں کھاؤ گا لیکن پکی کھالی یا کہا اس دودھ کو نہیں پیئو گا لیکن اُس کی بنی پنیر کھائی تو ان سب صورتوں میں حانث نہیں ہوگا۔

سوال

او لحمًا فاکل سمکًا عبارت کی وضاحت کریں۔

جواب.

اگر کسی نے حلف اُٹھایا کہ گوشت نہیں کھاؤ گا پھر مچھلی کھالی تو حانث نہیں ہوگا۔

سوال

اگر کسی نے چربی نہ کھانے کا حلف اُٹھایا تو کیا دُنبہ کی چکی کھانے سے حانث ہوگا یا نہیں

جواب

دنبہ کی چکنی چکلی کھانے سے حانث نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ میں تمر کھجور نہیں خریدوں گا پھر کچی کھجور خریدی لیکن اس میں تھوڑی سی تمر تھی تو حانث نہیں ہوگا۔

سوال

وَحَنَثَ لَوْ حَلَفَ لَا يَأْكُلُ رُطَبًا فَأَكَلَ مُذَنِّبًا عبارت کی وضاحت کریں۔

جواب

اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ کچی کھجور یا پکی یا کچی پکی دونوں نہیں کھاؤں گا تو جس نے نیم پختہ کھجور کھالی تو وہ امام اعظم کے نزدیک حانث ہو جائے گا کیونکہ مُذَنِّب ایسی کھجور ہے جس کا بعض رطب اور بعض تمر ہو۔

وَقَالَ فِي الْبِدَايَه:

صاحب ھدایہ فرماتے ہیں کہ صاحبین کے نزدیک اگر کسی نے رطب کھجور نہ کھانے کا حلف لیا تو بُسر مذنب کھانے سے حانث نہیں ہوگا اسی طرح اگر کسی نے بُسر کھجور نہ کھانے کا حلف اٹھایا تو رطب مذنب کھانے سے حانث نہیں ہوگا۔

سوال

اگر کسی نے گوشت نہ کھانے کا حلف اٹھایا تو کیا جگر کھانے سے حانث ہوگا یا نہیں۔؟

جواب

اگر جگر یا اوجھڑی یا سور یا انسان کا گوشت کھائے گا تو حانث ہوگا

بعض فقہاء کرام نے فرمایا کہ جگر اور اوجھڑی کھانے سے حانث نہ ہوگا کیونکہ ہمارے عرف میں انہیں گوشت شمار نہیں کیا جاتا اور اگر سور یا انسان کا گوشت کھائے گا تو حانث ہو جائے گا۔

سوال

صبح، عشاء اور سحری کے کھانے کی تعریفیں لکھیں

جواب

الغداء (یعنی صبح کا کھانا) یہ طلوع فجر سے ظہر تک جبکہ عشاء کا کھانا ظہر سے لیکر نصف لیل تک سحری کا کھانا نصف لیل سے فجر تک ہے۔

سوال

وَفِی اِنْ لَبِسْتُ اَوْ اَکَلْتُ اَوْ شَرِبْتُ وَنَوٰی مُعَیَّنًا عبارت کی وضاحت کریں۔

جواب

اگر کسی نے حلف اٹھایا اگر میں نے کپڑا پہنا یا کھانا کھایا یا کچھ پیا اور اس سے معین کپڑے معین کھانے اور معین شربت کی نیت کی تو اس کی نہ قضاءً تصدیق کرے گا اور نہ ہی دیانۃً

کیونکہ اس کلام میں پہننے کی ماہیت کی نفی کی گئی لفظ میں کا کپڑے پر خاص کوئی دلالت نہیں مگر اقتضاء کپڑا سمجھ آرہا ہے اور جو اقتضاء سمجھ میں آئے اس میں عموم نہیں ہوتا اس لئے تخصیص کی نیت کرنا درست نہیں۔

سوال

لَوْ ضَمَّ ثَوْبًا اَوْ طَعَامًا اَوْ شَرَابًا عبارت کی وضاحت کریں: (صفحہ 258)

جواب

اگر کسی نے حلف اٹھایا نہ کھاؤں گا نہ پیوں گا اور نہ ہی پہنوں گا اور ثوبًا، طعامًا، شرابًا الفاظ ذکر کرکے معین بھی کیا تو دیانۃً اس کی تصدیق کی جائے گی قضاءً نہیں کیونکہ لفظ عام ہے اور تخصیص کی نیت کرنا ظاہر کے خلاف ہے۔

قسم کے صحیح ہونے میں محلوف علیہ کا ممکن ہونے یا نہ ہونے میں آئمہ کا اختلاف۔

امام اعظم و محمد رحمہما اللہ:

قسم صحیح ہونے کے لیے محلوف علیہ کا ممکن ہونا شرط ہے۔

امام ابو یوسف:

محلوف علیہ کا ممکن ہونا شرط نہیں۔

سوال

طرفین اور امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کا موقف مثالوں کے ساتھ واضح کریں وضاحت ایسی ہو کہ دل خوش ہو جائے۔

جواب

1 اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ میں آج کے دن اس کوزے سے پانی پیئوں گا یعنی (الیوم) اگر نہ پیا تو میری بیوی کو طلاق ہے
اس صورت میں اگر کوزے میں پانی موجود ہی نہ ہو یا موجود تھا لیکن گرا دیا گیا تو طرفین کے نزدیک نہیں ہو گا
جبکہ امام ابو یوسف کے نزدیک حانث ہو جائے گا۔

2 اگر حلف اٹھایا کہ میں اس کوزے سے پانی نہیں پیئوں گا اور (الیوم) لفظ نہیں بولا اس کی دو صورتیں ہیں
اگر پانی موجود تھا لیکن پھر گرا دیا تو تمام کے نزدیک حانث ہو جائے گا۔
اگر پانی موجود ہی نہیں تھا تو طرفین کے نزدیک حانث نہیں جبکہ امام ابو یوسف کے نزدیک حانث ہو جائے گا۔
کیونکہ جب کوزے میں پانی نہیں تو قسم پورا کرنا ممکن نہیں خواہ الیوم شرط ہے یا نہ لیے طرفین کے نزدیک حانث نہیں ہو گا

Scanned with CamScanner

سوال:

اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ میں ضرور آسمان پر چڑھوں گا۔ یا اس پتھر کو سونا بناؤں گا یا فلاں کو قتل کروں گا اور وہ اس کی موت کو بھی جانتا ہے اس میں احناف اور امام زفر علیہ الرحمہ کا اختلاف ذکر کریں۔ (صفحہ 260)

جواب

1 میں آسمان پر ضرور چڑھوں گا
2 میں پتھر کو سونا بناؤں گا
3 یا فلاں کو قتل کروں گا اور وہ بندہ پہلے ہی مر گیا

احناف:

احناف کے نزدیک تینوں صورتوں میں حانث ہو جائے گا کیونکہ ان قسموں کا پورا کرنا فی نفسہ ممکن ہے ان کو مکمل کرنے سے عاجز ہونے کی بناء پر حانث ہو جائے گا۔ اور اگر اس کے مرنے کا علم نہیں تو حانث نہیں ہوگا۔

امام زفر:

امام زفر علیہ الرحمہ کے نزدیک یہ قسمیں منعقد ہی نہیں ہوں گی کیونکہ ان کو پورا کرنا عادۃً محال ہے

احناف کی طرف سے جواب:

ہم کہتے ہیں کہ یہ امور بذاتہ خود ممکن تو ہے اور یمین

منعقد ہونے کے لیے ممکن ہونا ہی کافی ہے۔
البتہ عادۃً ان امور سے عاجز ہونے کی بناء
پر فی الحال حانث ہو جائے گا موت تک توقف نہیں
کیا جائے گا۔
اور تیسری صورت میں اگر اس کے مر جانے
کو جانتا ہے لیکن پھر بھی قتل کرنے کی قسم اٹھائی
تو اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ اُسے زندہ کرے
پھر اسے قتل کرے تو یہ ممکن تو ہے لیکن
اگرچہ واقع ہونے کی امید نہیں اس لئے قسم منعقد
ہو جائے گی اور فی الحال حانث ہو جائے گا
اگر اس کے قتل کو نہیں جانتا تو قتل سے اس
کی مراد متعارف قتل ہوگا تو جبکہ وہ مر چکا ہے
تو قتل متعارف ممکن نہیں تو یہ حلف پیالے
سے پانی پینے کی طرح ہوگا۔

سوال:

اگر کسی نے قسم اُٹھائی کہ اپنی بیوی کو نہیں مارو
گا تو اگر گلا دبایا تو حانث ہوگا یا نہیں؟

جواب:

اگر کسی نے بیوی کو نہ مارنے کا حلف اُٹھایا تو
اگر بال کھینچے یا گلا دبایا یا دانت سے کاٹا تو
یہ مارنے کی طرح ہے حانث ہو جائے گا۔

سوال

اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں تیرے کاتے
ہوئے سوت کے کپڑے پہنوں تو ھدی صدقہ کروں گا

تو کس صورت میں بدلہ صدقہ کرنا ضروری ہوگی۔

جواب

اگر وہ روئی کا مالک ہوا اور بیوی نے سوت کاتا اور مرد نے کپڑا بنا پھر پہنا تو بدلہ صدقہ کرنا واجب ہوگی

صاحبین:

صاحبین کے نزدیک اگر حلف کے وقت روئی کا مالک تھا پھر بیوی نے سوت کاتا مرد نے بنا پھر پہنا ~~تو حانث ہو~~ تو بدلہ کو مکہ کی طرف بھیجنا واجب ہے۔

اور اگر اسی دن روئی کا مالک نہیں تھا تو بدلہ واجب نہیں۔

سوال:

اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ میں زیور نہیں پہنوں گا تو حکم تحریر کریں: صفحہ (261)

جواب:

اگر زیور نہ پہننے کی قسم اٹھائی تو پھر سونے کی انگوٹھی پہنی تو حانث ہو جائے گا جبکہ چاندی کی پہننے سے حانث نہیں ہوگا۔

صاحبین کے نزدیک موتیوں کا ہار پہنا جس پر سونا نہیں لگا تو حانث ہو جائے گا اور اسی پر فتوی ہے۔

سوال

اگر بچھونے پر نہ سونے کا حلف اٹھایا تو حکم تحریر کریں۔ صفحہ 261

Scanned with CamScanner

جواب

اگر حلف اُٹھایا کہ اس بچھونے پر نہیں سوؤں گا لیکن اس پر چادر رکھ کر سویا تو حانث ہو جائے گا اگر اسی پر دوسرا بچھونا رکھ کر سویا تو حانث نہیں ہو گا۔
اسی طرح اگر زمین پر نہ بیٹھنے کی قسم اُٹھائی لیکن اس پر چارپائی یا چٹائی رکھ کر بیٹھا تو حانث نہیں ہو گا کیونکہ وہ زمین نہیں بیٹھا اور اگر اپنے کپڑوں کو زمین پر حائل سمجھ کر بیٹھا تو حانث ہو جائے گا کیونکہ وہ زمین پر بیٹھا ہے اور لباس اسی کے تابع ہے۔
اسی طرح اگر سریر پر نہ بیٹھنے کا حلف اُٹھایا لیکن اس اس پر چادر بچھا کر بیٹھا تو حانث ہو جائے گا کیونکہ سریر پر بغیر چادر بیٹھنا خلافِ عادت ہے اور اگر ایک سریر پر دوسرا سریر رکھ کر بیٹھا تو حانث نہیں ہو گا

سوال

اگر حلف اُٹھایا کہ یہ کام کروں گا یا نہیں کروں گا تو حکم تحریر کریں صفحہ (262)

جواب

اگر کہا کہ یہ کام کروں گا تو اس کو صرف ایک بار کرنے پر محمول کریں گے اگر کہا کہ یہ کام نہیں کروں گا تو اس کو ہمیشہ نہ کرنے پر محمول کریں گے

عمرہ

سوال

بِعَلَيَّ الْمَشْيُ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ اَوِ الْكَعْبَةِ اور بِعَلَيَّ الْخُرُوْجُ اَوِ الذِّهَابُ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ عبارتوں کی وضاحت کریں۔ صفحہ (262)

جواب

اگر حلف اٹھایا کہ میں بیت اللہ یا کعبہ کی طرف چل کر جاؤں گا تو اس پر چل کر عمرہ یا حج کرنا واجب ہے اگر سوار ہوا تو دم واجب ہے۔
اور اگر کہا کہ میں بیت اللہ کی طرف نکلوں گا یا جاؤں گا تو اب کچھ بھی واجب نہیں یہ موقف امام اعظم رحمہ اللہ کا ہے۔
صاحبین فرماتے ہیں کہ اس صورت میں بھی چل کر حج یا عمرہ کرنا واجب ہے۔
اور اگر کہا کہ میں مسجد حرام یا صفا مروہ کی طرف چل کر جاؤں گا تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں۔

سوال:

اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ میں اس سال حج پر نہ گیا تو میرا غلام آزاد ہے مکمل مسئلہ تحریر کریں صفحہ (262)

جواب

اگر حلف اٹھایا کہ میرا غلام آزاد ہے اگر اس سال حج پر نہ گیا پھر اس نے حج کرنے کا دعویٰ کیا اور دو گواہوں نے کوفہ میں نحر کرنے کی

گواہی دی تو غلام آزاد نہیں ہوگا یہ **امام اعظم** اور **امام ابو یوسف** کا موقف ہیں

امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک غلام آزاد ہو جائے گا کیونکہ ان گواہوں نے امر معلوم یعنی (کوفہ میں قربانی کرنے) کی گواہی دی ہے جس سے معلوم ہوا کہ اس نے حج نہیں کیا اور حج نہ کرنا آزادی کی شرط ہے

شیخین کی طرف سے امام محمد کو جواب

شیخین فرماتے ہیں ان کی گواہی نفی پر ہے اور نفی پر گواہی قبول نہیں ہوتی

صاحب شرح وقایہ کا موقف:

فرماتے ہے کہ ایسی گواہی جس سے علم یقینی حاصل ہو وہ بمنزلہ اثبات کے ہے۔

سوال:

اگر روزہ نہ رکھنے کا حلف اٹھایا تو حکم تحریر کریں صفحہ (263)

جواب

اس کی دو صورتیں ہیں۔

1. اگر یہ کہا کہ میں روزہ نہیں رکھوں گا تو اگر ایک ساعت تک روزہ کی نیت سے روزہ رکھا تو حانث ہو جائے گا۔

2. اگر لفظ یوم ذکر کیا تو پھر پورے دن کا روزہ

سوال

فَاِنْ قُلْتَ اَلصَّوْمُ الشَّرْعِیُّ هُوَ صَوْمُ الْیَوْم

اس عبارت کی وضاحت کریں

جواب

اس عبارت میں اعتراض اور جواب ہے۔

اعتراض:

صوم کا لغوی معنی : رکنا

شرعی معنی : پورے دن کا روزہ رکھنا

قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی لفظ کے لغوی و شرعی معنی ہو تو شرعی معنی کو ترجیح دی جائے گی تو آپ نے اس قاعدے کی مخالفت کی ہے وہ اس طرح کہ اگر کوئی روزہ نہ رکھنے کا حلف اٹھائے تو ایک ساعت کا روزہ رکھا تو حانث ہو جائے گا۔؟

جواب:

شرع میں صوم کا اطلاق دن سے کم پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اللہ کا فرمان

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی اللَّیْل

صوم تام سے مراد پورے دن کا روزہ ہی مراد ہوگا تو اگر کسی نے کہا لَا اَصُوْمُ یَوْمًا یا لَا اَصُوْمُ صَوْمًا تو اس سے مکمل روزہ ہی مراد ہوگا۔

سوال

اگر حلف اٹھایا کہ نماز نہ پڑھوں گا تو حکم تحریر کریں (صفحہ 263)

جواب

اگر حلف اٹھایا نماز نہ پڑھوں گا تو ایک رکعت

پڑھنے سے حانث ہو جائے گا ایک رکعت سے کم پڑھنے میں حانث نہیں ہوگا۔

اور اگر (لو ضمّم الصلوٰۃ) پوری نماز پڑھنے کا حلف اٹھایا تو دو رکعت پڑھنے سے حانث ہوگا اگر دو رکعت سے کم پڑھے تو حانث نہیں ہوگا

سوال

وَہوَ لَدٌ مَیِّتٌ فی ان ولدت سے ثُمَّ حَیًّا تک عبارت کی وضاحت کریں۔ صفحہ (266)

جواب

اس عبارت میں دو طرح کے مسئلے ذکر ہیں

پہلا مسئلہ: اگر کسی نے اپنی باندی سے کہا اگر تو بچہ جنے تو تو آزاد ہے یا میری بیوی کو طلاق ہے اگر اس نے مردہ بچہ جنا تو وہ حانث ہو جائے گا یعنی لونڈی آزاد ہو جائے گی۔

دوسرا مسئلہ:

اگر کسی نے اپنی لونڈی سے کہا کہ اگر تو بچہ جنے تو وہ بچہ آزاد ہے تو صورت میں اگر اس نے مردہ بچہ جنا پھر زندہ بچہ جنا تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

امام اعظم کا موقف: امام اعظم کے نزدیک بچہ آزاد ہو جائے گا مردہ بچہ پیدا ہونے سے قسم میں کوئی خلل نہیں آئے گا کیونکہ ان ولدت سے زندہ بچہ مراد ہے اس میں قرینہ یہ ہے کہ وہ بچہ آزاد ہے اب چونکہ آزاد زندہ ہوتا ہے نہ کہ مردہ اس لئے بچہ آزاد ہو جائے گا

صاحبین رحمہما اللہ
فرماتے ہیں جب مردہ کے
بعد زندہ بچہ جنا تو وہ آزاد نہیں ہوگا کیونکہ
قسم مردہ پیدا ہونے سے پوری ہو گئی ہے۔

سوال

الزیوف ، نبہرجہ اور ستوقہ کی
تعریفات تحریر کریں۔ صفحہ (264)

جواب

زیف : وہ جس کو بیت المال رد کر دے
نبہرجہ : وہ جس کو تاجر رد کر دیں
ستوقہ : وہ جس پر کھوٹ زیادہ ہو

~~بحث~~

سوال

وَفِی لَا یَقْضِیَنَّ دَیْنَہُ الْیَوْم سے لیکر اَوْ رَصَاصًا
اَوْ وَھَبَہٗ لَا تک عبارت میں موجود نفس
مسئلہ کی وضاحت کریں صفحہ (264)

جواب

اس عبارت میں ایک مسئلہ کی دو صورتیں بیان ہوئی
ہیں کہ ایک میں حانث ہوگا جبکہ دوسری میں نہیں۔
اگر کسی نے کہا کہ آج کے دن میں فلاں کا
قرض ادا کروں گا ~~پھر اس نے کھوٹے نوٹ~~
~~یا نبہرجہ یا~~ پھر اسے دراہم دیئے کہ جو کھوٹے
ہوں یا چلتے نہ ہوں یا کسی اور کے ہوں یا قرض
کے عوض کوئی چیز اس کو بیچی اور اس نے

قبضہ کر لیا تو قسم پوری ہو جائے گی یعنی حانث نہیں ہوگا۔
اور اگر دراہم ستوقہ ہوں یا رانگ ہوں یا قرض خواہ اس قرض دار کو قرض ہبہ کر دے تو قسم ٹوٹ جائے گی۔

سوال

اگر حلف اٹھایا کہ اپنا قرض متفرق طور پر نہیں لوں گا حکم تحریر کریں۔ صفحہ (265)

جواب

اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ میں اپنا قرض متفرق طور پر نہیں لوں گا اس کی تین صورتیں ہیں۔
1 اگر تمام قرض متفرق طور پر وصول کیا تو حانث ہو جائے گا
2 اگر بعض قرض وصول کیا اور بعض باقی ہے تو حانث نہیں ہوگا
3 اگر تمام قرض پر قبضہ کر لیا لیکن دو وزنوں میں اور اس کے درمیان تولنے کے علاوہ کوئی شغل بھی نہیں تو حانث نہیں ہوگا

سوال

قَالَ فِيْ اِنْ كَانَ لِيَ الْاَمَانَةُ فَكَذَا عبارت کی وضاحت کریں۔ صفحہ (265)

سوال

اگر حلف اٹھایا کہ ریحان نہ سونگھوں گا تو حکم تحریر کریں۔ صفحہ (265)

اگر حلف اٹھایا ریحان نہ سونگھوں گا پھر گلاب یا چنبیلی کا پھول سونگھا تو حانث نہ ہوگا کیونکہ ریحان میں سے ٹہنی نہیں ہوتی اور گلاب و چنبیلی میں ٹہنی ہوتی ہے

اور اگر بنفشہ یا گلاب کو سونگھنے کی قسم کھائی تو اس کی پتیاں مراد ہونگی نہ کہ جو ٹہنی پر پتیاں لگی ہے

50

باب الحلف بالقول

سوال

اگر حلف اٹھایا میں کلام نہیں کروں گا تو حکم تحریر کریں
صفحہ (266)

جواب

اگر حلف اٹھایا کہ کلام نہیں کروں گا فلاں سے تو اگر اس سے سونے کی حالت میں کلام کیا اور وہ جاگ گیا تو حانث ہو جائے گا۔

سوال

اگر حلف اٹھائے کہ فلاں سے کلام نہیں کروں گا مگر اس کی اجازت کے ساتھ
اگر بغیر اجازت کلام کیا تو حانث ہو جائے گا اور اگر اس نے اجازت تو دے دی لیکن حالف کو اجازت کا علم نہیں تو حانث ہو جائے گا کیونکہ اذن یہ اجازت دینا ہے اگر اجازت دی لیکن علم نہیں تو یہ ایسا ہے کہ اجازت دی ہی نہیں۔

سوال

اگر حلف اٹھایا کہ اس کپڑے والے یا اس جوان سے کلام نہیں کروں گا تو حکم تحریر کریں: صفحہ (266)

جواب

اگر حلف اٹھایا کہ اس کپڑے والے سے کلام نہیں کروں

51

گا پھر اس نے کپڑا بیچا اور کلام کیا تو حانث ہو جائے گا اسی طرح اگر کہا اس جوان سے کلام نہیں کروں گا پھر اس سے بوڑھے ہونے کی حالت میں کلام کیا تو حانث ہو جائے گا کیونکہ یہاں وصف مراد نہیں بلکہ ذات مراد ہے۔

سوال

وَفِيْ هٰذَا خَرَّانُ بِعَقْدٍ اَوْ اِشْتَرَيْتُهُ اِنْ عَقَدَ بِالْخِيَار عبارت کی وضاحت کریں (صفحہ 266)

سوال

اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ اگر میں اپنا غلام کو نہ بیچوں تو میری عورت کو طلاق ہے اس کا حکم تحریر کریں۔ صفحہ (267)

جواب

اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ اگر میں اپنا غلام نہ بیچوں تو میری عورت کو طلاق ہے پھر اسے آزاد کیا یا مدبر کیا تو حانث ہو جائے گا کیونکہ یہاں شرط عدم بیع تھی لیکن وہ پائی گئی۔

سوال

کونسے کونسے کام نیابۃً جائز ہیں اور کونسے کونسے نہیں؟

جواب

نیابۃً جائز کام

اگر قسم کھائی نکاح کے بارے یا طلاق کے بارے یا خلع یا آزاد کرنے یا مکاتب بنانے یا قتل عمد سے صلح کرنے یا ہبہ کرنے یا صدقہ دینے یا قرض دینے یا قرض لینے یا امانت رکھنے یا امانت لینے یا عاریت دینے یا عاریت لینے یا جانور کو ذبح کرنے یا غلام کو مارنے یا قرض ادا کرنے یا قرض وصول کرنے یا گھر بنانے یا کپڑا سلوانے یا بوجھ اٹھانے کے بارے میں۔ تو اگر یہ کام وکیل کرے گا تو مؤکل حانث ہو جائے گا۔ کیونکہ امور

میں وکیل محض سفیر (واسطہ) ہوتا ہے لہٰذا تمام حقوق آمر کی طرف ہی لوٹتے ہیں اور ایسا ہے گویا کہ موکل نے کام خود کیا ہو۔

اب اس کام جو نیابۃً جائز نہیں

اگر حلف اٹھایا بیع کے بارے یا شراء یا اجارہ دینے یا اجارہ لینے یا مال کے بدلے صلح کرنے یا مقدمات کی پیروی کرنے یا تقسیم کرنے یا لڑکے کو مارنے کے بارے میں حلف اٹھایا تو یہ کام وکیل کرے تو موکل حانث نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ کام وکیل کی طرف سے صادر ہوئے ہیں اور حقوق بھی وکیل کی طرف لوٹے گے اس لیے موکل حانث نہیں ہوگا۔

یہی بات ضرب عبد اور ضرب ولد کی مارنا یہ فعل حسی ہے یہ ایک سے دوسرے کی طرف منتقل نہیں ہوتی مگر جب وکالت صحیح ہو اور وکالت صرف اموال میں درست ہے ولد اموال نہیں لہٰذا اس کو مارنے سے حانث نہیں ہوگا۔

سوال

اگر حلف اٹھایا کلام نہیں کروں گا تو اس کا حکم تحریر کریں۔؟ صفحہ (288)

جواب

اگر کلام نہ کرنے کا حلف اٹھایا پھر قرآن یا تسبیح

یا تہلیل یا تکبیر کہی یہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں تو احناف کے نزدیک حانث نہیں ہوگا کیونکہ یہ شرعًا و عرفًا کلام نہیں جبکہ شوافع کے نزدیک حانث ہوجائے گا کیونکہ حقیقۃً یہ کلام تو ہے لہذا حانث ہوجائے گا۔

سوال

یَوْمَ اُکَلِّمُہٗ عَلَی الْمَلَوَیْنِ عبارت کی وضاحت کریں۔ صفحہ (268)

جواب

اگر حلف اٹھائے کہ میں آج کے دن فلاں سے کلام کروں تو میری بیوی کو طلاق ہے تو اس سے صرف دن مراد نہیں بلکہ ملوین یعنی دن اور رات دونوں مراد ہونگے

اور اگر صرف دن کی نیت کرے تو ہمارے نزدیک درست ہے لیکن امام ابو یوسف فرماتے ہیں اس صورت میں دیانۃً تصدیق کی جائے گی قضاءً نہیں کیونکہ ظاہر کے خلاف اسی طرح رات کی نیت کرے گا تو ہمارے نزدیک نیت کرنا درست ہے۔

قاعدہ ۵:

اَلَّا اَنْ یہ حَتّٰی کی طرح غایۃ کے لیے آتا ہے۔

سوال

مذکورہ قاعدہ پر مثالیں تحریر کریں
صفحہ (269)

جواب

اگر حلف اٹھایا اِنْ كَلَّمْتُهُ اِلَّا اَنْ يَقْدُمَ زَيْدٌ
(یعنی میں کلام نہیں کروں گا مگر زید آجائے) تو
اگر اس صورت میں زید کے آنے سے
پہلے کلام کیا تو حانث ہو جائے گا۔

~~دوسری مثال:~~
~~اگر حلف اٹھایا کہ~~
~~لَا يُكَلِّمُ عَبْدَهُ اَوْ صَدِيقَهُ~~

سوال

اگر حلف اٹھایا لَا يُكَلِّمُ عَبْدَهُ اَوْ صَدِيقَهُ
اَوْ امْرَاَتَهُ اَوْ لَا يَدْخُلُ دَارَهُ تو اس
کا حکم کیا ہوگا تحریر کریں صفحہ (269)

جواب

اگر حلف اٹھایا کہ فلاں کے غلام سے یا فلاں
کے دوست سے یا فلاں کی عورت سے کلام
نہیں کروں گا یا فلاں کے گھر میں داخل
نہیں ہوگا اگر یہ تمام اضافتیں ختم ہو گئی
یعنی فلاں کا غلام نہ رہا یا دوست نہ رہا تو کلام
کیا تو حانث نہیں ہوگا لیکن اگر غلام
میں اسم اشارہ کے ساتھ خاص کیا اور اضافت
ختم ہو گئی پھر کیا کلام کیا تو حانث نہیں ہوگا

Scanned with CamScanner

مگر دوسری صورتوں میں اگر اسم اشارہ سے معین کیا اور اضافت ختم ہونے کے بعد کلام کیا تو حانث ہو جائے گا۔

سوال

لفظ حِین، زمان، الدھر، ایام ان الفاظ کو اگر قسم میں ذکر کرے تو کتنا زمانہ مراد ہوگا تحریر کریں۔ صفحہ (270)

جواب

اگر حین اور زمان کو بغیر معین کیے ذکر کیا تو اس سے نصف سال مراد ہوگا
دلیل: تُؤْتِیْ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا
اگر کوئی معین زمانے کی نیت کی تو وہی مراد ہوگا

الدھر: اگر الدھر کو نکرہ ذکر کرے تو امام اعظم کے نزدیک اس کی کوئی مقدار نہیں جبکہ صاحبین کے نزدیک نصف سال مراد ہوگا
اور اگر الدھر کو معرفہ ذکر کرے تو اس سے تمام عمر مراد ہوگی۔

ایام: اگر لفظ ایام نکرہ ذکر کیا تو اس سے تین دن مراد ہونگے اگر ایام کثیرہ یا الایام یا الشھور یا السنون کیا تو اس سے دس دس مراد ہونگے۔

سوال

وَلَا یَصِیْرُ الزَّوْجُ فَارًّا لَوْ عَلَّقَ الثَّلٰثَ بِهٖ خِلَافًا لَهُمَا اس عبارت کی وضاحت کریں
صفحہ 272

صورت مسئلہ یہ ہے کہ کسی شخص نے کہا پچھلی عورت جس سے میں نکاح کروں اس کو تین طلاقیں ہیں پھر نکاح کیا ایک عورت سے پھر دوسری سے اس کے بعد مر گیا تو امام اعظم کے نزدیک دوسری عورت پر طلاق ہو جائے گی اس کے ساتھ نکاح کے وقت سے اس وجہ سے شوہر بوقت موت بیوی کو طلاق دے کر اس کی وراثت سے فرار اختیار کرنے والا شمار نہ ہوگا بلکہ عورت سے پہلے طلاق پڑ جائے گی بنا پر ان کے نزدیک عورت وارث نہ ہوگی اور صاحبین کے نزدیک شوہر کی موت کے وقت طلاق پڑے گی اس لئے وہ فار بالطلاق شمار ہوگا اور عورت وارث نہیں ہوگی۔

سوال

وَبِقَوْلِ عَبْدٍ بَشِّرْنِی بِکَذَا فَهُوَ حُرٌّ اس عبارت کی وضاحت کریں (صفحہ 272)

جواب

اگر کوئی کہے جو غلام مجھ کو فلاں معاملہ کی خوشخبری سنائے گا وہ آزاد ہے اب تین غلاموں نے متفرق طور پر خوشخبری سنائی تو پہلا آزاد ہوگا اگر تینوں نے ایک ساتھ سنائی تو تینوں آزاد ہو جائیں گے

سوال

وَتَشْقُطُ بِشَرَاءِ أَبِیْهِ بِكَفَارَتِهِ هِیَ اس عبارت

59

جامعۃ المدینہ فیضان غوث اعظم پھانگا مانگا قصور

کی وضاحت کریں (صفحہ 272)

جواب

مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کفارہ ادا کرنیکی نیت سے اپنے باپ کو خریدے تو اس کا کفارہ ساقط ہو جائے گا یہ ہمارے آئمہ ثلاثہ کے نزدیک ہے لیکن امام زفر اور امام شافعی کے ساتھ نزدیک ساقط نہ ہوگا۔ حاصل مسئلہ یہ ہے کہ کفارہ میں ادا ہونے کے لئے علت عتق کے ساتھ نیت کفارہ کا متصل ہونا سب کے نزدیک ضروری ہے امام زفر و شافعی نے قرابت کو عتق کی علت اور ملک کو اس کی شرط قرار دی ہے اور ہمارے نزدیک حکم اس کے برعکس ہے کہ ملک عتق کی علت ہے اور قرابت اس کی شرط ہے کیونکہ شریعت نے قریب کے خریدنے کو اعتاق قرار دیا ہے (تو لامحالہ ملک ہی عتق کی علت ہوگی) اب جب اس نے اپنے باپ کو بہ نیت کفارہ خریدا تو نیت علت عتق سے متصل ہوگی اس لئے کفارہ ادا ہو جائے گا اور امام زفر و شافعی کے نزدیک نیت علت سے متصل نہیں ہوئی کیونکہ کیونکہ انہوں نے تو قرابت کو علت قرار دیا ہے (پس کفارہ ادا نہ ہوگا

سوال

لا بشراء عبد حلف بعتقہ اس عبارت کی وضاحت کریں صفحہ (273)

جواب

یعنی مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی کہے کہ اگر میں اس غلام کو خریدوں تو یہ آزاد ہے پھر اُسے کفارہ کی نیت سے خریدا تو کفارہ ساقط نہ ہوگا کیونکہ اس صورت میں علت عتق یمین ہے اور خریدنا اس کی شرط ہے تو یہاں نیت علت سے متصل نہیں ہو رہی بلکہ شرط سے متصل ہوئی ہے اس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ اصول فقہ میں بتایا گیا ہے کہ ہمارے نزدیک تعلیق معلق کو علت ہونے سے مرد کرتی ہے اور جب شرط پائی جائے اس وقت معلق علت ہو جاتی ہے اس قاعدہ کی رُو سے تو غلام خریدنے کے وقت نیت علت سے بھی متصل ہو گئی۔

سوال

وَمُسْتَوْلَدَۃٍ بِنِکَاحٍ عُلِّقَ عِتْقُھَا عَنْ کَفَّارَتِہٖ بِشِرَائِھَا عبارت کی وضاحت کریں۔ صفحہ (273)

جواب

یعنی اگر کوئی اُم ولد کو خریدے اور اس سے کفارہ کی نیت کرے تو کفارہ ساقط نہ ہوگا یعنی صورت مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی

مثلوحہ سے جو لونڈی ہو اور اس سے اولاد رکھتی ہو یوں کہے کہ اگر میں تجھے خریدوں تو تو آزاد ہے اور خریدنے کے وقت کفارہ کی نیت کر لے پھر اس کو خریدے تو شرط پائی جانے کی وجہ سے ام ولد آزاد ہو جائے گی لیکن اس کی یہ آزادی کفارہ کے لیے کافی نہیں کیونکہ ام ولد ہو جانے کی وجہ سے اس کو پہلے ہی سے حریت کا حق حاصل ہو چکا تھا۔

سوال

وَتُعْتَقُ بِاَنْ تسریت امۃ فھی حُرۃٌ عبارت کی وضاحت کریں۔ صفحہ (274)

جواب

اگر کوئی شخص اپنی لونڈی سے کہے کہ اگر میں تجھ سے جماع کروں تو تو آزاد ہے پھر اس سے جماع کیا تو آزاد ہو جائے گی لیکن وہ آزاد نہیں ہو گی جس کو بعد میں خرید کر جماع کیا۔

~~جواب~~ سوال

اگر کوئی حلف اٹھائے کہ میرا ہر غلام آزاد ہے تو اس سے کون کون سے غلام آزاد ہوں گے۔ صفحہ (274)

جواب

اس سے ام ولد، مدبر اور عام غلام آزاد ہو جائیں گے لیکن مکاتب آزاد نہیں ہوں گے

سوال

ھر وبھذا حُرٌ اَوْ ھذا وَھذا لِعبیدہٖ عتق ثالثھم عبارت کی وضاحت کریں۔ صفحہ (274)

اگر کوئی کہے کہ میرا یہ یا یہ اور یہ غلام آزاد ہے تو اس صورت میں تیسرا فوراً آزاد ہو جائے گا لیکن پہلے دو میں اختیار ہے جس کو چاہے آزاد کریں

سوال

وَلَامُ دَخَلَ عَلٰی فِعْلٍ یَقَعُ مِنْ غَیْرِہٖ عبارت کی وضاحت کریں۔ صفحہ (274)

جواب

وہ افعال جو غیر سے نیابۃً ہو سکتے ہیں مثلاً بیع، شراء، اجارہ، سلائی، زرگری، تعمیر ان پر اگر لام تخصیص داخل ہو تو یہ اس بات کو چاہتا ہے کہ وہ فعل اس شخص کی اجازت سے ہو جس کے ساتھ اس کو مشروط کیا ہے تاکہ اس شخص کے ساتھ فعل کا اختصاص صحیح ہو جائے پس اگر کوئی کہے (اِنْ بِعْتُ لَکَ ثَوْبًا فَعَبْدِی حُرٌّ) پھر اس نے مخاطب کی اجازت کے بغیر بیچا تو وہ حانث نہ ہو گا خواہ مخاطب کپڑے کا مالک ہو یا نہ ہو۔ اور فعل پر لام کا داخل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ فعل کے ساتھ تعلق ہو۔

سوال

وَاِنْ دَخَلَ عَلٰی عَیْنٍ اَوْ فِعْلٍ لَا یَقَعُ عَنْ غَیْرِہٖ عبارت کی وضاحت کریں صفحہ (275)

جواب

اگر لام ذات پر یا ایسے فعل پر داخل ہو جو غیر سے نیابۃً نہیں ہوتا ہے جیسے کھانا، پینا، داخل ہونا

لڑکے کو مارنا تو اس بات کو چاہتا ہے کہ وہ شئی
اس شخص کی ملکیت میں ہو مثلاً یوں کہے
ان بعت ثوباً لک فعبدی حرٌ تو اس صورت
میں اگر اس کا کپڑا بیچا تو حانث ہو جائے گا خواہ
اس کی اجازت کے بغیر ہی بیچا ہو۔
یہ مثال ذات پر لام داخل ہونے کی ہے۔
دوسری مثال جو غیر سے نیابۃً نہیں ہوتے۔
اگر کوئی کہے ان اکلت لک طعاماً فعبدی حرٌ
اس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ طعام مخاطب کی ملک
میں ہو کیونکہ بظاہر اگرچہ لام کا تعلق فعل
اکل سے معلوم ہوتا ہے لیکن معنی کے لحاظ سے اس
کا تعلق طعام سے ہے اس لئے کہ دوسرے کی طرف سے
کھانا واقعۃً ممکن نہیں

کتاب الحدود

حدود مقررہ سزا ہے جو حق اللہ کے لیے واجب ہوتی ہے تعزیر و قصاص حد نہیں ہوتی کیونکہ تعزیر اللہ کی طرف سے مقرر نہیں ہوتی اور قصاص ولی کا حق ہوتا ہے اللہ کا حق نہیں۔

سوال

زنا کسے کہتے ہیں؟

جواب

زنا اس وطی کو کہتے ہے جو ایسی شرمگاہ میں ہو جو ملک اور شبہہ ملک سے خالی ہو۔ یعنی طلاق بائن یا تین طلاق کی عدت میں نہ ہو۔

سوال

زنا کس طرح ثابت ہوگا اور حاکم شرع کس طرح سوال کرے گا۔

جواب

زنا چار آدمیوں کی گواہی سے لفظ زنا کے ساتھ ثابت ہوگا اور اگر لفظ وطی یا جماع کے ساتھ گواہی دی تو قبول نہیں۔
حاکم شرع اس طرح سوال کرے کہ زنا کیا چیز ہے، کس طرح ہوا، کہاں ہوا، کب ہوا اور کس عورت سے زنا ہوا۔
زنا کی حقیقت پوچھنا اس لئے ہے کہ بعض آدمی

Scanned with CamScanner

بغیر وطی حرام کو زنا سمجھتے ہیں حالانکہ بعض وطی حرام
شرعاً حرام نہیں ہے شارع نے بھی زنا کا استعمال
بغیر فعل مذکور پر کیا ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے
کہ دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں اور کیفیت
زنا کے بارے سوال اس لئے ہے کہ کبھی دونوں
شرمگاہ کے بغیر وطی واقع ہوتی ہے۔ مقام زنا کے
بارے سوال کرنا اس لیے ہے کہ اگر دار الحرب میں
زنا کرے تو حد واجب نہیں ہوتی وقت زنا
کے بارے سوال کرنا اس لیے ہے کہ بہت پرانا زنا
موجب حد نہیں ہے عورت کے بارے سوال اس لیے
ہے کیونکہ کبھی وطی شبہ پر ہو سکتی ہے۔ پس وہ
گواہ سب باتیں بیان کردیں اور یوں کہیں کہ
ہم نے اس مرد کو اس عورت سے زنا کرتے اسے دیکھا
جیسے سرمہ دانی میں سلائی اور علانیہ اور پوشیدہ
طور پر ان گواہوں کے عادل ہونے کی تحقیق کرلی
گئی ہو تو قاضی ان کی گواہی کی بناء پر زنا کا فیصلہ
کردے

اور اگر کوئی زنا کا اقرار کرے تو حد ثابت ہوگی
لیکن اقرار کرنے والے پر لازم ہے کہ چار مجلسوں
میں اقرار کرے اور حاکم شرع ہر مرتبہ رد کرے
اگر پھر بھی اقرار کرے تو حد زنا نافذ کردی
جائے گی اگر درمیان میں کہا کہ میں نے زنا نہیں کیا
تو حد نہیں لگائی جائے گی۔

وھو المحسن

سوال

حد کیا ہے؟ محصن اور غیر محصن دونوں کی بیان کریں۔ صفحہ 279

جواب

زانی اگر محصن ہو یعنی آزاد مکلف مسلمان ہو اور وطی کر چکا ہو تو اسے سنگسار کیا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے پہلے گواہ سنگسار کریں اگر یہ مر جائیں یا انکار کریں یا غائب ہو جائیں تو حد ساقط ہو جائے گی گواہوں کے بعد حاکم پھر عام لوگ پتھر ماریں اگر زانی خود مقر ہو تو پہلے حاکم پھر عام لوگ پتھر ماریں پھر اسے غسل دیا جائے اس کی تکفین کی جائے اس پر نماز پڑھی جائے۔

اگر زانی محصن نہ ہو تو اس کی حد یہ ہے کہ سو کوڑے مارے جائیں متوسط چوٹ سے ہو کوڑا ایسا ہو کہ اس کے سرے پر گرہ نہ ہو۔ مرد کے کپڑے اتار لیے جائیں گے سر، چہرہ اور شرمگاہ کے علاوہ جسم کے مختلف جگہوں پر مارے گئے ہر قسم کی حد میں مرد کو کھڑا کر کے حد لگائی جائے اور کھینچ کر نہ مارا جائے بعض کے نزدیک کھینچ کر مارنا یہ ہے کہ مارنے والا اپنا ہاتھ سر کے اوپر سے لے جائے بعض کے نزدیک یہ ہے کہ کوڑا مار کر بدن پر اسے کھینچتا ہوا لے جائے۔

سوال

غلام کی حد کتنی ہے؟ نیز اُسے حد کون لگائے گا
صفحہ (281)

جواب

غلام کو پچاس کوڑے مارے جائیں گے نیز مالک حاکم کی اجازت کے بغیر حد نہیں لگائے یہ ہمارا مذہب ہے لیکن امام شافعی کے نزدیک مار سکتا ہے۔

سوال

عورت کو کوڑے مارنے کا طریقہ لکھیں صفحہ (282)

جواب

عورت کو مارتے وقت کپڑے نہ اُتارے جائیں سوائے جمڑے اور روئی دار لباس کے اور اسے بٹھا کر مارا جائے رجم کے وقت عورت کے لیے گڑھا کھودنا جائز ہے لیکن مرد کے لیے جائز نہیں کوڑے اور رجم کو جمع کرنا جائز نہیں اسی طرح کوڑے اور جلاوطنی کو جمع کرنا جائز نہیں یہ ہمارا مذہب ہے امام شافعی فرماتے ہیں کہ غیر محصن میں کوڑے اور جلاوطنی کی سزا جمع کی جا سکتی ہے جلاوطنی یہ ہے کہ ایک سال شہر بدر کیا جائے۔

سوال

زنا کار اور حاملہ عورت کو رجم اور کوڑے کب لگائے جائیں گے۔

جواب

زناکار مریض ہو تو اُسے کوڑے مارے جائے جب ٹھیک ہو تو اُسے کوڑے مارے جائے اور حاملہ عورت پر زنا ثابت ہو تو وضع حمل کے بعد رجم کیا جائے اور نفاس کے بعد کوڑے مارے جائے۔

بابُ الوطی الذی یوجب الحدُّ اَوْلاً

سوال

شبہ کی اقسام لکھیں نیز شبہ سے حد ساقط ہوتی ہے یا نہیں۔؟

جواب

شبہ کی دو قسمیں ہیں۔
1 شبہ فی الفعل 2 شبہ فی المحل
نیز شبہ سے حد ساقط ہوجاتی ہے۔

سوال

شبہ فعل کس طرح ثابت ہوگا مثال سے واضح کریں۔ صفحہ (283)

جواب

شبہ فی الفعل اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ وطی کرنے والا غیر دلیل کو دلیل حلت ہونے کا گمان کرے مثلاً کوئی اپنے باپ کی یا ماں کی یا بیوی کی یا آقا کی لونڈی یا مرتھن اپنی مرہونہ لونڈی سے یا شوہر

عدت والی عورت سے وطی کرے اگرچہ وہ اسی
عدت تین طلاقوں کی ہو یا مال کے بدلے
طلاق کی یا اُس ام ولد سے جو عتق کی عدت
میں ہے ان تمام صورتوں میں اگر وطی کو
اپنے گمان میں حلال جانتا ہو تو اس مجرم پر
حد لازم نہ آئے گی۔ اب یہاں سے حد ساقط
ہونے کی وجہ بیان ہو گی ماں باپ کی
لونڈی سے وطی پر حد اس لئے لازم نہیں کیونکہ
باپ بیٹے کی ملکیتوں میں اتصال کی وجہ
سے اس وہم کی گنجائش ہے کہ بیٹا باپ کی
لونڈی سے وطی کر سکتا ہے عورت کے مال کے سبب
شوہر کو غنی کرنا اللہ کا فرمان ہے ووجدک عائلا فاغنی
اس سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ عورت کا مال شوہر کی
ملک ہوتا ہے۔ غلاموں کی تمام ضروریات آقا ہی
کے اموال سے پوری ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان کا کوئی
اور مال تو ہوتا نہیں جس سے نفع اٹھائے رہن
میں رکھی ہوئی لونڈی پر مرتہن کا ملک قبضہ حاصل
ہونے سے فوری وہم ہوتا ہے کہ غالبا اس کے لیے
مرہونہ سے وطی حلال ہے اسی طرح اثر نکاح یعنی
عدت کے باقی رہنے کے باعث مرد کے نزدیک اس
عورت سے وطی حلال ہونے کا شبہ ہونا بعید نہیں

سوال

شبہ فی المحل کس طرح ثابت ہوگا مثال سے واضح کریں۔

جواب

محل میں شبہ کی صورت یہ ہے کہ خود دلیل شرعی نفی حرمت پر قائم ہو۔ مثلاً کوئی اپنے بیٹے کی لونڈی سے وطی کرے یا اس عورت سے جو کنایہ طلاق کی عدت میں ہو یا بائع اپنی لونڈی سے وطی کرے بیع (تسلیم) کرنے سے پہلے یا اس لونڈی سے جس کو عورت کے مہر میں دیا ہو لیکن ابھی تسلیم نہیں کیا یا اس لونڈی سے جو مشترک ہو تو ان تمام صورتوں میں حد لازم نہیں آئے گی۔ اگرچہ وہ شخص ان کی حرمت کا گمان رکھتا ہو۔ اب یہاں سے حد لازم نہ آنے کی وجوہ بتائیں گے۔ چنانچہ بیٹے کی لونڈی حرام نہ ہونے پر دلیل نبی ﷺ کا یہ قول ہے کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لیے ہے۔

اور معتدہ کنایہ حرام نہ ہونے پر دلیل بعض صحابہ کا یہ قول ہے کہ طلاق کنایہ طلاق رجعی ہے اور مبیع سے وطی کرنا چونکہ بیچی ہوئی لونڈی بائع کے قبضہ میں رہتی ہوئی مر جائے سے بیع ٹوٹ جاتی ہے اس لیے یہ بات اس پر دلیل ہے کہ لونڈی پر بائع کی ملکیت قائم ہے

مہر والی لونڈی سے وطی کرنا چونکہ مہر ایک طرح کا عطیہ ہے کیونکہ یہ کسی مال کے معاوضہ میں نہیں ہے یہ دلیل ہے اس پر کہ تسلیم کرنے سے پہلے شوہر کی ملکیت زائل نہ ہوگی جیسے ہبہ میں قبل تسلیم ملکیت زائل نہیں ہوتی اور مشترک لونڈی میں ملکیت حاصل ہوئی اس بات پر دلیل ہے کہ اس سے وطی بھی حلال ہوگی

سوال

اگر کوئی نسب کا دعوٰی کرے تو کس صورت میں ثابت ہوگا اور کس میں نہیں؟

جواب

نسب کا دعوٰی صرف شبہ فی المحل میں ثابت ہوگا فی الفعل میں نہیں۔

سوال

اپنے چچا اور بھائی کی لونڈی سے زنا کرنے کا حکم تحریر کریں۔

جواب

اگر اپنے چچا یا بھائی کی لونڈی سے زنا کرے تو حد قائم ہوگی اسی طرح اگر کوئی اجنبی عورت کو اپنے بستر پر پائے اور وطی کرے خواہ وہ اندھا ہو حد نافذ ہوگی۔

سوال

وَمَنْ زَنٰی بِجَارِیَۃِ اَخِیْہِ ... عبارت کی وضاحت کریں۔ صفحہ 287

جواب

اگر کوئی حربی مرد ذمی عورت سے یا ذمی مرد حربی عورت سے زنا کرے تو حد لگائی جائے گی اگر حربی مرد حربی عورت سے کرے تو حد نہیں لگائی جائے گی اور یہاں حربی و حربیہ سے مراد وہ کافر حربی ہے جو دار الاسلام میں امان حاصل کر کے آئے ہوں اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اگر وہ دار الحرب میں ہوتے ہوئے زنا کا ارتکاب کریں تب تو ان میں سے کسی پر حد واجب نہ ہو گی امام ابو یوسف کے نزدیک دار الاسلام میں سب پر حد قائم ہو گی امام محمد کے نزدیک جس صورت میں حربی زنا کرے ذمی عورت سے تو حد نہیں قائم ہو گی۔

سوال

وَلَا مَنْ وَطِیَ اَجْنَبِیَّۃً زُفَّتْ اِلَیْہِ وَ قُلْنَ ھِیَ عِرْسُکَ عبارت کی وضاحت کریں: صفحہ 287

جواب

مسئلہ یہ ہے کہ اگر ایسی عورت سے وطی کی جس کو خلوت گاہ میں بھیجا اور عورتوں نے کہا یہ تیری بیوی ہے تو ایسی صورت میں حد لازم نہیں آئے گی لیکن حق مہر واجب ہو گا اسی طرح اگر اپنی محرم سے نکاح کے بعد وطی کر لی شبہ کے طور پر تو حد لازم نہیں آئے گی یہ موقف امام اعظم رحمہ اللہ کا ہے

سوال

اگر کسی نے چوپائے سے وطی کی یا پیچھے کے مقام سے وطی کی تو حکم تحریر کریں۔ صفحہ 289

جواب

اگر چوپائے سے وطی کی تو حد قائم نہیں ہو گی لیکن پیچھے کے مقام سے وطی کرنے والے پر حد قائم کرنے کے بارے امام اعظم اور صاحبین امام شافعی کا اختلاف ہے۔

امام اعظم:

لوطی پر حد قائم نہیں ہو گی

دلیل: فرماتے ہیں کہ اس کو زنا نہیں کہتے اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ کے اندر اس کے حکم میں اختلاف رہا ہے بعض نے اس کو جلانے کا حکم دیا بعض نے دیوار گرانے بعض نے کسی بلند دیوار سے گرانے اوپر سے پتھر پھینکنے کا حکم دیا امام اعظم کے نزدیک ان امور میں سے ہی تعزیر کی جائے گی۔

صاحبین و امام شافعی:

لوطی پر حد زنا قائم ہو گی

اس لئے کہ اس میں زنا کی حقیقت موجود ہے کیونکہ یہ تو ایسے محل میں شہوت رانی ہے جہاں پوری شہوت کا تحقق ہوتا ہے اور شریعت کی رو سے قطعی حرام ہے۔

سوال

کچھ متفرق مسائل لکھیں۔ صفحہ 290

جواب

1 اگر دار الحرب یا باغیوں کے مقام میں زنا کیا تو احناف کے نزدیک حد قائم نہیں ہو گی جبکہ شوافع کے نزدیک حد قائم ہو گی۔

2 اگر غیر مکلف مرد مکلفہ عورت سے زنا کرے تو کسی پر حد نہ ہو گی امام زفر و شافعی کے نزدیک عورت پر حد قائم ہو گی اور اگر اس کا الٹ ہو تو فقط مرد پر حد واجب ہو گی

3 اگر ایک زنا کا اقرار کرے اور دوسرا نکاح کا دعویٰ کرے تو حد نہ قائم ہو گی

4 اگر کوئی کسی کی لونڈی سے زنا کرے اور وہ اسی فعل سے مر جائے تو اس پر حد قائم ہو گی اور لونڈی کی قیمت بھی دینی پڑے گی۔ خلیفہ پر حد قائم نہ ہو گی کیونکہ وہ اللہ کے نائب ہونے کی حیثیت سے خود ہی صاحب حق ہے البتہ اس سے قصاص لیا جائے گا اور مال کا مواخذہ کیا جائے گا۔

Scanned with CamScanner

باب شھادۃ الزنا والرجوع عنھا

سوال

مَنْ شھد بحدٍّ متقادمٍ قریبًا من امامہ لم تقبل عبارت کی وضاحت کریں صفحہ 290

جواب

اگر گواہوں نے کسی پرانے موجب حد واقعہ کی شہادت دی اور وہ امام سے قریب ہو تو گواہی مقبول نہیں ہوگی مگر زنا کے بہتان کی گواہی ہو تو قبول ہوگی کیونکہ بہتان کی حد میں بندہ کا بھی حق ہے اور بندہ کا حق پرانا ہونے سے ساقط نہیں ہوتا۔

سوال

فمِنَ السَرِقۃ عبارت کی وضاحت کریں صفحہ 290

جواب

اگر گواہ پرانی چوری کی گواہی دیں تو اگرچہ چور پر حد قائم نہ ہوگی لیکن مال مسروقہ کا تاوان لازم ہوگا کیونکہ یہ بندے کا حق ہے امام شافعی کے نزدیک پرانے واقعہ کی شہادت حد کے حق میں مقبول ہوگی۔

سوال

وَاِنْ اَقرَّ بہ حُدَّ وضاحت کریں صفحہ (290)

جواب

اگر پرانے واقعہ کے بارے خود ہی اقرار کرے

تو حد قائم ہو گی۔ لیکن شراب پینے کا اقرار کرے تو حد قائم نہ ہو گی کیونکہ پرانی شہادت قبول ہونے کا مانع یہ سبب ہے کہ شاید کسی دشمنی سے ایسی شہادت پر ابھارا ہو اور اقرار کی صورت میں یہ وجہ نہیں پائی جاتی۔
شراب پینے پرانا ہونے سے مراد ہے اس کی بو کا جانا اور اس کے علاوہ میں ایک ماہ کی مدت کا گزر جانا مراد ہے
اگر گواہ زنا کی گواہی دیں اور عورت غائب ہو تو مرد پر حد لگائی جائے گی اور اگر کسی غائب کے مال کی چوری کی گواہی دیں تو حد قائم نہ ہو گی کیونکہ چوری کی صورت میں ایک کی طرف سے دعوی شرط ہے جبکہ زنا میں دعوی شرط نہیں

سوال

لَوْ اخْتَلَفَ الْاَرْبَعَۃُ فِیْ زَاوِیَتَیْ بَیْتٍ اَوْ اَقَرَّ بِزِنًا وَجَهِلَهَا اُخِذَ وضاحت کریں صفحہ (291)

جواب

اگر چار گواہ زنا کی گواہی دیں لیکن گھر کے کونے بتانے میں اختلاف ہو یا پھر کوئی زنا کا اقرار کرے اور عورت کو نہ پہچانتا ہو تو حد قائم ہو گی۔ دونوں کی وجہ
کیونکہ ممکن ہے کہ زنا ایک کونے میں شروع کیا اور دوسرے میں ختم کیا ہو اور اقرار کرنے والے پر حد اس لیے لگائی گئی کیونکہ اگر اس کی بیوی ہوتی تو پہچان لیتا

سوال

فَاِنْ شَہِدُوا کَذٰلِکَ اَوْ اخْتَلَفُوْا فِیْ طَوْعِہَا
وضاحت کریں صفحہ (291)

جواب

اگر گواہ نامعلوم عورت سے زنا کی گواہی دیں
یا عورت کی رضامندی کے بارے اختلاف کریں یا
مقام زنا کے بارے یا چار آدمی کی دو گواہ ایک
وقت بتائے دو کا مقام زنا کے بارے اختلاف ہو
یا جس عورت کے بارے زنا کی گواہی دی اس
کا باکرہ رہنا ثابت ہو جائے یا گواہ فاسق ہو
یا اس بات پر گواہی دے کہ چار معتبر شخصوں
نے اس پر زنا کی گواہی دی ہے اور اصل گواہ
بعد میں آکر بھی گواہی دے دیں تو ان
صورتوں میں کسی پر حد قائم نہ ہوگی۔

سوال

فَاِنْ شَہِدُوا عُمْیَانًا اَوْ مَحْدُوْدِیْنَ فِیْ قَذْفٍ
اَوْ ثَلٰثَۃً عبارت کی وضاحت کریں صفحہ (295)

جواب

اگر گواہی دینے والے اندھے ہو یا محدود فی القذف
ہو یا تین ہو یا ان میں سے ایک محدود فی القذف
ہو یا غلام ہو یا ان میں سے کوئی چیز حد لگنے
کے بعد پائی جائے تو تمام کو حد لگائی جائے
گی حد اللہ پاک کے فرمان کی وجہ سے "
وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَۃِ

سوال

وَاَرْشُ جُرْحِ جَلْدِہٖ ھَدْرٌ وَدِیَّۃُ رَجْمِہٖ فِی بَیْتِ الْمَالِ عبارت کی وضاحت کریں۔ صفحہ (296)

جواب

اگر چار گواہوں نے زنا کی گواہی دی اور زانی غیر محصن ہو پھر زانی کو کوڑے مارے گئے اور اُسے کوڑوں کی وجہ سے زخم لگ گیا پھر گواہوں میں سے ایک گواہ غلام یا محدود فی القذف نکلا تو امام اعظم کے نزدیک زخموں کا تاوان نہیں دیا جائے گا۔ اور صاحبین کے نزدیک زخموں کا تاوان بیت المال سے دیا جائے گا کیونکہ جلاد کا فعل قاضی کی طرف منتقل ہوتا ہے اور قاضی مسلمین کے لیے ہوتا ہے تو تاوان بھی مسلمانوں کے مال سے ہی دیا جائے گا

جبکہ امام اعظم فرماتے ہیں کہ جارح کا فعل قاضی کی طرف منتقل نہیں ہوگا کیونکہ قاضی نے زخم لگانے کا حکم ہی نہیں دیا اور حکم جلاد پر ہی رہے گا اور یہ ضامن نہیں ہوگا کیونکہ لوگ تاوان کے خوف کی وجہ سے حد قائم کرنے سے ڈریں گے۔

اور اگر زانی محصن ہو اور رجم بھی کر دیا گیا ہو پھر گواہوں میں سے کوئی ایک غلام نکلا یا اس کی مثل کوئی اور تو رجم کی دیت بیت المال سے دی جائے گی۔

Rana Nabeel Qadri

سوال

اَیُّ رَاجِعٍ مِنَ الاَربعۃِ بعدَ رَجمٍ حُدَّ عبارت کی وضاحت کریں۔ صفحہ (297)

جواب

اگر زنا کے گواہوں میں سے کسی نے رجم کے بعد رجوع کیا تو احناف کے نزدیک فقط راجع کو ہی حد لگائی جائے گی۔ ~~امام زفر~~ کیونکہ وہ میت پر تہمت لگانے والا ہے اور اُس کا گواہی سے رجوع کرنا گویا ایسا ہے جیسے اُس نے تہمت لگائی اب وہ قاضی کے حکم سے مرجوم نہیں ہوا کیونکہ گواہوں کے ختم ہونے سے حکم بھی ختم ہو جاتا ہے لہٰذا راجع کو حد لگے گی۔

امام زفر کے نزدیک حد نہیں لگے گی کیونکہ اگر وہ زندہ پر تہمت ڈالنے والا ہے تو اُس کے مرنے سے حد ساقط ہو گئی۔ اور اگر مردہ پر تہمت لگانے والا ہے تو قاضی کے حکم سے وہ رجم کر دیا گیا لہٰذا حد نہیں لگائی جائے گی۔

احناف کے نزدیک راجع پر چوتھائی دیت کا تاوان دینا ہوگا۔ جبکہ شوافع کے نزدیک قصاص کے طور پر اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ اور اگر رجم سے پہلے گواہوں میں سے کسی نے رجوع کیا تو تمام کو حد قذف لگائی جائے گی۔ اور مشہود علیہ پر حد نہیں لگے گی۔ امام محمد کے نزدیک اگر قاضی کے حکم کے بعد اور رجم سے پہلے رجوع

کیا تو فقط راجع کو حد لگائی جائے گی۔ امام زفر کے نزدیک اگر قاضی کے حکم سے پہلے رجوع کیا تو فقط راجع کو حد لگائی جائے گی۔

سوال

وضمن الدیۃ من قتل المامور برجمہ اوذکی شھود الزنا عبارت کی وضاحت کریں۔ صفحہ 298

جواب

اگر کسی کو رجم کا حکم ہو گیا لیکن کسی اور نے اُسے کسی دوسرے طریقے سے قتل کر دیا یا رجم کے بعد گواہوں کا تزکیہ کیا اور ان میں سے کوئی غلام یا کافر نکلا تو امام اعظم کے نزدیک دونوں پر دیت کا ضمان ہوگا صاحبین کے نزدیک بیت المال سے ضمان دیا جائے گا۔ اور اگر تزکیہ سے بغیر رجم کے بعد غلام یا کافر ثابت ہوئے تو ضمان بیت المال سے دیا جائے گا۔

سوال

وان انکر الوطی بعد سماع وقد ولدت منہ عبارت کی وضاحت کریں صفحہ 299

جواب

اگر زانی اپنے بیوی سے وطی کا انکار کرے حالانکہ اس سے بچہ بھی ثابت ہے یا اس کے محصن ہونے کے بارے ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دے تو اُسے محصن والی حد لگے گی یہ احناف کا موقف ہے جبکہ امام زفر و شافعی کے نزدیک عورت کی گواہی قبول نہیں۔

بابُ حَدِّ الشُرب

سوال

آزاد اور غلام کی شراب کی حد کتنی ہے تحریر کریں۔ صفحہ (299)

جواب

حد شرب حد قذف کی طرح ہے یعنی آزاد کو 80 کوڑے اور غلام کو ۴۰ کوڑے لگائے گے اگرچہ ایک قطرہ ہی پیا ہو۔

سوال

کونسی ایسی صورتیں لکھیں جس میں حدِ شرب ثابت ہو گی یا نہیں۔؟

جواب

حد ثابت ہونے والی صورتیں:
اگر کسی پکڑا گیا اور اس سے شراب کی بُو آرہی ہو یا نشے کی حالت میں اور عقل زائل ہو گئی اور شراب پینے کا اقرار بھی کرے یا دو بندے اس کے خوشی خوشی شراب پینے کی گواہی دیں تو ان صورتوں میں حد لگے گی۔
اور اگر شراب پینے کا اقرار کرے یا کوئی گواہی دے بُو ختم ہونے کے بعد یا کسی نے الٹی کی اور شراب نکلی یا اقرار کے بغیر اس سے شراب کی بُو آئے تو ان صورتوں میں حد نہیں لگائی جائے گی

اسی طرح اگر شراب پینے کے اقرار کرنے کے بعد رجوع کرے یا نشہ کی حالت میں اقرار کرے تو حد نہیں لگائی جائے گی۔

اعلم: اگر شراب کی بو زائل ہونے کے بعد اقرار کرے تو قابل قبول نہیں امام محمد کے نزدیک قبول ہے اور حد لگائی جائے گی کیونکہ زمانہ پرانا ہونا اقرار کو زائل نہیں کرتا امام اعظم اور امام ابو یوسف کے نزدیک مذکورہ صورت میں حد نہیں لگائی جائے گی کیونکہ حد شرب صحابہ کرام کے اجماع سے ثابت ہے اور جس اجماع سے ابن مسعود کی رائے نہ ہو تو اجماع مکمل نہیں ہوتا اور ابن مسعود کے نزدیک اگر شراب کی بو پائی جائے تو حد لگے گی اگر بو ختم ہو گئی تو حد نہیں لگے گی۔

سوال

امام اعظم اور صاحبین کے نزدیک نشہ کیا اور اس کی کتنی مقدار ہے؟ صفحہ 301

جواب

امام اعظم کے نزدیک حد کے وجوب کے حق میں نشہ اتنا ہو کہ کوئی چیز پہچان نہ سکے یہاں تک کہ زمین و آسمان کے درمیان فرق نہ کر سکے۔ صاحبین کے نزدیک اتنا نشہ ہو کہ وہ بیہودہ گفتگو کرے اکثر مشائخ اسی طرف گئے ہیں امام شافعی کے نزدیک نشے کا اثر اس کی حرکات و سکنات سے ظاہر ہو گا

سوال

وَلَو اِرْتَدَّ هُوَ لَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ عُرْسُهُ عبارت کی وضاحت کریں صفحہ (301)

جواب

اگر شراب پینے والا مرتد ہو جائے تو اس پر اس کی بیوی حرام نہیں ہو گی۔ کیونکہ احکام شرعیہ شرابی پر بطور زجر کے ثابت ہوتا ہے لیکن اگر وہ مرتد ہوا تو یہ ثابت نہیں ہو گا کیونکہ امر حقیقی وہ اعتقادی ہے حکمی نہیں۔ اور عدم عقل کے وقت کفر کا اعتقاد ثابت نہیں ہو گا

سوال

شراب کی حد لگانے کا طریقہ لکھیں۔ صفحہ 301

جواب

شرابی سے کپڑے اتار کر اس کے مختلف جسم پر کوڑے لگائے جائے گے۔

باب حدّ القذف

سوال

مَنْ قَذَفَ مُحْصِنًا اَوْ اُنْثٰى لا یک عبارت کی وضاحت کریں۔ صفحہ (302)

Scanned with CamScanner

جواب

جس نے محصن پر زنا کے صریح الفاظ سے
تہمت لگائی یا یا زنات فی الجبل (یعنی اے پہاڑ
میں زنا کرنے والے) یا کہا تو اپنے باپ کا نہیں
یا فلاں والد کا بیٹا نہیں اور یہ غصے کی حالت میں
کہا یا کہا اے زانیہ کے بیٹے حالانکہ اُس کی ماں مر
چکی ہے اور محصنہ بھی ہے تو ان تمام صورتوں
حد لگائی جائے گی ماں کی صورت میں اگر
اس کا باپ یا بیٹا حد طلب کرے تو حد لگائی
جائے گی
و زنات فی الجبل والے جملے میں اختلاف ہے
لفظ زناء اگر ہمزہ کے ساتھ ہو تو معنی چڑھنا
ہوگا ہمزہ کے بغیر ہو تو معنی زنا کرنا
امام محمد فرماتے ایسے الفاظ کہنے والے پر حد نہیں لگائی
جائے گی کیونکہ اس کے معنی میں شبہ ہے اور شبہ
حد کو ختم کر دیتا ہے جبکہ احناف کے نزدیک حد
لگائی جائے گی کیونکہ غضب کی حالت میں زنا کو
ہی ترجیح دی جائے گی۔
اور اگر کسی نے کہا تو اپنے دادے کا بیٹا نہیں
یا تو اپنے دادا کا یا خالو کا یا چاچہ کا یا اپنے
سوتیلے باپ کا بیٹا ہے تو ان صورتوں میں
حد نہیں لگائی جائے گی۔

سوال

میت کی حد قذف کون کون لوگ طلب کر سکتے ہیں
صفحہ (303)

جواب

میت کی حد قذف اس کا بیٹا، باپ یا پوتا اسے طلب کر سکتے ہیں اگرچہ یہ وراثت سے محروم ہیں یہ احناف کے نزدیک ہے۔ شوافع کے نزدیک طلب کا حق ہر وارث کے لیے ہے کیونکہ یہ وراثت کی طرح منتقل ہوتی ہے احناف کے نزدیک یہ وراثت کی طرح منتقل نہیں ہوتی بلکہ اس کے لیے ثابت ہوگی جس کو عار لاحق ہو

سوال

لَو قَالَ لِعِرسِه یَا زَانِیَۃ فَرِدَتْ بِه حُدَّتْ وَلَا لِعَانَ عبارت کی وضاحت کریں۔ صفحہ (304)

جواب

اگر کسی نے اپنی بیوی کو یا زانیۃ کہا تو عورت نے جوابا یا زانی کہا تو عورت پر حد لگائی جائے گی اور لعان نہیں ہوگا کیونکہ مرد کا تہمت لگانا لعان کو واجب کرتا ہے چونکہ حد لعان سے قوی ہے اس کو مقدم کیا جائے گا لہذا اس سے لعان ساقط ہو گیا اور اگر لعان کو مقدم کیا جائے تو حد ساقط نہیں ہوگی۔ اور اگر عورت نے جوابا زنیت بک کہا تو اب نہ لعان ہے اور نہ ہی حد ہے

Scanned with CamScanner

کیونکہ عورت کے قول کے دو احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ اس کی تصدیق کر رہی ہو یعنی میں نے نکاح سے پہلے تیرے ساتھ زنا کیا۔ اور دوسرا یہ کہ اس کی بات کو رد کر رہی ہو کہ میں نے تجھ سے ہی وطی کی اور تجھ سے وطی کرنا زنا نہیں ہے لعان پہلے معنی اور حد دوسرے معنی کی وجہ سے ساقط ہو گیا۔

سوال

وَلَا عَنَ اِنْ اَقَرَّ بِوَلَدٍ فَنَفٰی وَحُدَّ اِنْ عَکَس عبارت کی وضاحت کریں۔ صفحہ (305)

جواب

اگر کسی نے بچے کا اقرار کیا اور پھر انکار کیا تو لعان اگر اس کے برعکس ہو تو حد لگائی جائے گی لیکن بچے دونوں اس کے ہی ہونگے اور اگر کہا کہ یہ بیٹا نہ میرا ہے اور نہ ہی تیرا تو اب کوئی چیز واجب نہیں۔

سوال

وَلَا یُقْذَفُ مَنْ وَطِیَ حَرَامًا لِعَیْنِہٖ اور حُدَّ یَقْذِفُ مَنْ وَطِیَ حَرَامًا لِغَیْرِہٖ عبارتوں کی وضاحت کریں۔ صفحہ (306)

جواب

جس نے حرام لعینہ سے وطی کی جیسا کہ غیر مملوکہ سے وطی کرنا یا مشترک لونڈی سے یا ایسی مملوکہ سے وطی کرنا جو ہمیشہ کے لیے حرام ہو جیسا کہ رضاعی بہن یا جس نے کفر میں زنا کیا پھر مسلمان ہو گیا یا مکاتب

پر تہمت لگائی جو اپنی کتابت کا مال چھوڑ کر گیا ہو تو ان صورتوں میں حد قذف نہیں لگائی جائے گی۔ اور جس نے حرام لغیرہ سے وطی کی جیسا کہ اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں وطی کرنا یا ایسی مملوکہ سے وطی کرنا جس کی حرمت ایک وقت تک ہے جیسا کہ مجوسیہ یا مکاتبہ سے وطی کرنا تو ان صورتوں میں حد بھی قذف لگائی جائے گی

سوال

وحد لجنایات اتحد جنسها فان اختلف لا عبارت کی وضاحت کریں۔ صفحہ 307

جواب

ایسی جنایات جن کی جنس ایک ہو تو ایک ہی حد لگائی جائے گی اور اگر جنسیں مختلف ہو تو علیحدہ علیحدہ حد لگائی جائے گی یہ احناف کا موقف ہے جبکہ امام شافعی کے نزدیک اگر مقذوف یا مقذوف بہ مختلف ہو جیسا کہ کسی نے زید اور عمرو پر تہمت لگائی یا زید پر زنا کی تہمت لگائی پھر دوسرے نے تہمت لگائی تو یہ ایک دوسرے میں داخل نہیں ہونگے کیونکہ اس میں بندے کا حق غالب ہے جبکہ امام اعظم کے اس میں اللہ کا حق غالب ہے اور یہ ایک دوسرے میں داخل ہونگے کیونکہ یہاں صرف اور صرف زجر کرنا مقصود ہے

فصل التعزیر

سوال

تعزیر کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھیں۔

جواب

تعزیر یہ عزر سے بنا ہے اس کا لغوی معنی روکنا یا لوٹانا ہے یا سزا دینا
اور اصطلاحی معنی: تعزیر وہ سزا جو حد سے کم ہو
اس کی زیادہ مقدار 39 کوڑے اور کم سے کم مقدار 3 کوڑے ہیں۔

سوال

احناف اور ابو یوسف کے نزدیک تعزیر کی سزا کے بارے میں اختلاف لکھیں۔

جواب

احناف کے نزدیک تعزیر کی مقدار 40 کوڑے ہیں کم سے کم مقدار 3 کوڑے ہیں۔ احناف نے غلام کی حد کا اعتبار کیا اور غلام کی حد 40 کوڑے ہیں اور تعزیر ایسی سزا ہے جو حد سے کم ہو
جبکہ امام ابو یوسف کے نزدیک تعزیر کی زیادہ سے زیادہ مقدار 79 یا 75 کوڑے ہیں کیونکہ انہوں نے آزاد کی سزا کا اعتبار کیا ہے اور آزاد کی حد 80 کوڑے ہیں۔

سوال

تعزیر، حد زنا، حد شرب اور حد قذف میں سے کونسی سزا زیادہ سخت ہے؟ تحریر کریں نیز وجہ بھی ذکر کریں!

جواب

سب سے زیادہ تعزیر کی سزا سخت تر ہے پھر زنا کی پھر شراب کی حد میں پھر قذف کی حد میں۔ مشائخ نے تعزیر کی سزا کو اس لئے سخت تر فرمایا تاکہ اس سے اچھی طرح زجر و تنبیہ حاصل ہو جائے پھر زنا کی حد اس لئے سخت تر ہونی چاہیے کیونکہ یہ نص قطعی سے ثابت ہے۔ پھر حد شراب اسی لئے سخت ہونی چاہیے کیونکہ یہ اجماع صحابہ سے ثابت ہے پھر حد قذف ہونی چاہیے
شارح فرماتے ہیں کہ حد شرب سے سخت تر حد قذف ہے کیونکہ حد قذف قرآن سے ثابت ہے
قولہ تعالیٰ: فاجلدوا ثمانین جلدۃ

سوال

ایسے الفاظ لکھیں جنہیں کسی مسلمان کو بولا جائے تو تعزیر واجب ہوگی۔

جواب

اگر کوئی شخص غلام یا کافر پر زنا کی تہمت لگائے یا مسلمان کو ان الفاظ سے گالی دے، اے فاسق، اے کافر، اے خبیث، اے چور، اے بدکار، اے ہیجڑے، اے دغاباز، اے لونڈے باز، اے بے دین

اے لٹیرا، اے دیوث، اے بھڑوا، اے شرابی
اے سود خور، اے رنڈی کا بیٹا، اے فاحشہ کا لڑکا
اے چوروں کا پناہ گاہ، اے بدکاروں کا اڈہ دار
اے بچہ باز، اے حرام زادہ تو ان سب
صورتوں میں تعزیر لازم ہو گی۔

سوال

ایسے الفاظ لکھیں جنہیں کسی مسلمان کو بولا جائے تو
تعزیر لازم نہیں ہو گی۔

جواب

اگر کوئی مسلمان کو کہے او گدھے، اے سور، اے کتا
اے پاٹھا، او بندر، اے نائی، اے نائی کے بیٹے
حالانکہ اس کا باپ نائی نہیں، اے زنا کی کمائی کھانے والے
اے گانڈو، اے بیوقوف، اے ٹھٹھے باز، اے مسخرہ
تو ان صورتوں میں تعزیر لازم نہیں ہو گی۔

سوال

اگر تعزیر یا حد کی صورت میں کوئی مر جائے تو کیا خون
معاف ہو گا یا نہیں۔؟

جواب

اگر کسی شخص پر حد یا تعزیر قائم کی جائے اور
وہ مر جائے تو ان کا خون معاف ہے لیکن اگر شوہر
اپنی بیوی کو تعزیر امارے اور وہ مر جائے تو اس
کا خون معاف نہیں ہو گا بلکہ دیت معاف ہو گی۔

سوال

قِیْلَ القَحْبَۃُ مَنْ یَکُوْنُ ھَمَّتُہُ الزِّنَا فَلَا یُحَدُّ عبارت کی وضاحت کریں۔

جواب

بعض نے کہا کہ قحبہ (رنڈی) اس کو کہتے ہیں جو زنا کی فکر میں ہوتی ہے اس لئے یہ کہنے پر حد قذف نہیں آئے گی شارح فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ رنڈی کا لفظ عرف میں زانیہ سے زیادہ فحش گالی ہے کیونکہ زانیہ تو اسے کہتے ہیں جو پوشیدہ بدکاری کرتی ہے اور اس الزام سے عار محسوس کرتی ہے اور رنڈی تو وہ ہے جو علی الاعلان اجرت پر پیشہ کرتی ہے البتہ فاجرہ کا اطلاق ہر قسم کی معصیت کے ارتکاب کرنے والی پر ہوتا ہے اس لئے حد قذف نہیں ہوگی اور حرام زادہ کے لفظ کا مفہوم یہ ہے کہ وطی حرام سے جنا ہوا اور وطی حرام زنا سے عام ہے لہذا یہ حالت حیض کی وطی کو بھی شامل ہے لیکن عرف میں یہ مراد نہیں لیتے بلکہ اس سے ولد الزنا مراد ہوتا ہے اور زیادہ تر اس کا اطلاق کمینہ، دھوکہ باز کے لیے ہوتا ہے اس لئے حد واجب نہیں ہوگی اور لفظ مواجر کا استعمال اس شخص پر ہوتا ہے جو اپنی کو زنا کے لیے اجرت پر دیتا ہے لیکن اس کے حقیقی معنی میں زنا کا مفہوم نہیں ہے چنانچہ اجرت الاجیر مواجرۃ اس وقت بولا جاتا ہے جبکہ نوکر سے کام

Scanned with CamScanner

پرہیزگاری ضرورکرے اور لفظ بغا عوام کی
گالیوں میں سے ہے جسے وہ بولتے تو ہیں مگر اس کا
معنی وہ خود نہیں جانتے اور مخنث مُخنّث کے
وزن پر ہے اس شخص کو کہا جاتا ہے جس پر لوگ
ہنستے ہیں اور اگر ضاد کے فتح کے ساتھ اس شخص
کو کہا جاتا ہے جو لوگوں سے ہنسی مذاق کرتا رہتا ہے
اور مسخرہ وغیرہ الفاظ بھی ایسے ہی معنی میں
استعمال کئے جاتے ہیں

Rana Nabeel Khan

سوال

واعلم ان الالفاظ الدالۃ علی القبائح لا تعد ولا
تحصی عبارت کی وضاحت کریں۔

جواب

کسی کی برائی پر دلالت کرنے والے الفاظ بے شمار
ہیں ~~جس سے سب کا حکم~~ ہر ایک کا حکم جدا جدا
بیان کرنا ممکن نہیں اس لئے ان کے لیے ایسا ضابطہ
بتلانا ضروری ہے جس سے سب کا حکم معلوم ہو جائے
تو شارح فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ (1) یہ تو
معلوم ہو چکا کہ محصن کی طرف زنا کی نسبت کرنے
سے حد قذف واجب ہوتی ہے لہذا غیر محصن مثلاً
غلام یا کافر پر زنا کی تہمت لگانے سے حد نہیں آئے گی
کیونکہ ان کا درجہ گھٹیا ہے البتہ فحش بات کی اشاعت
پائی جانے کی بنا پر تعزیر واجب ہوگی (2) اور محصن کو
زنا کے علاوہ دوسری کسی برائی سے گالی دینے سے حد
قذف واجب نہیں ہوتی اب سوال یہ ہے کہ ایسی گالیوں

کے سبب سے کیا تعزیر واجب ہوگی یا نہیں؟ تو اگر ایسے
فعل اختیاری کا ذکر کرکے گالی دے جو کہ شرعاً حرام
ہے اور عرف میں اسے باعث عار شمار کیا جاتا ہے
تو تعزیر لازم ہوگی ورنہ اس پر تعزیر نہ ہوگی البتہ اگر
شرفاء کے حق میں ایسی بات بھی موجب تحقیر و توہین ہو
تو تعزیر آ جائے گی۔ اور فعل اختیاری کی قید اس لیے لگائی کہ
اس سے پیدائشی امور کی نسبت خارج ہو جائے مثلاً کسی
نے اے گدھا کہہ کر گالی دی تو اس پر تعزیر نہ ہوگی کیونکہ
ظاہر ہے کہ اس سے معنی حقیقی مراد نہیں بلکہ معنی مجازی مراد ہے
یعنی بے وقوف اور کند ذہن وغیرہ جو کہ پیدائشی صفت ہے
اور ایسا ہی حکم ہے اگر کسی کو کہا اے بندر جس سے بدصورتی مراد
ہوتی ہے یا کہا اے کتے جس سے بد اخلاقی مراد ہوتی ہے ہاں اگر
کسی شریف آدمی مثلاً عالم دین یا سید یا نیک آدمی کو ایسی
گالی دے تو تعزیر واجب ہوگی کیونکہ یہ حضرات تعظیم و احترام
کے مستحق ہیں اس لئے ان کی اہانت موجب تعزیر ہوگی بخلاف
ادنیٰ لوگوں کے کہ ان میں تو اس قسم کی باتیں بکثرت چلتی رہتی ہیں
اور انہیں اس طرح کسی کے کہنے کی کوئی پروا نہیں ہوتی اور شرعاً
حرام ہونے کی قید اس لئے لگائی کہ ایسے افعال اختیاریہ خارج ہو جائیں
جو کہ شرعاً حرام نہیں اگرچہ عرف میں انہیں موجب عار سمجھا جاتا ہے
مثلاً حجام وغیرہ جن سے پستی اور احساس کمتری مراد لی جاتی
ہے اسی طرح فارسی کے لئے ناکس کا لفظ ہے ایسے الفاظ سے
اگر شرفاء کو گالی دی جائے تو تعزیر ہوگی اور دوسروں کو کہنے سے
تعزیر نہ ہوگی کیونکہ یہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ بازاری قسم کے
لوگ خست اور دناءت کی باتوں کا کوئی پرواہ نہیں کرتے

تعزیر کی کیفیت
اور مقدار کی
تعیین حاکم کی
رائے پر ہے
ہے جرم چھوٹا
بڑا ہونے اور گالی
دینے والے جس کو دی
ان کی حیثیتوں
کا لحاظ کیا جائے گا

کتاب السرقہ

چوری کا بیان

لغوی معنی:

غیر سے خفیہ طور پر کوئی چیز پکڑنا۔

اصطلاحی معنی:

سوال

رُکْنُھَا الْاَخْذُ خُفْیَۃً وَمَحَلُّھَا مَالٌ مُحْرَزٌ مَمْلُوْکٌ عبارت کی وضاحت کریں۔

جواب

چوری کا لغوی معنی یہ ہے کہ پوشیدہ طور پر کسی چیز کو لے لینا اور اس کا محل وہ مال ہے جو کسی کا مملوک اور محفوظ ہو اور جب ایسا مال ہو تو چوری کا حکم لگے گا یہ چوری کے تحقق کے لیے شرط ہے۔ اس لئے کہ محل فعل شرط فعل ہوا کرتا ہے کیونکہ فعل اپنے تحقق میں اس کی طرف محتاج ہوتا ہے اور وہ اصل فعل سے خارج ہے۔

سوال

چوری کا نصاب تحریر کریں احناف کے علاوہ دوسرے آئمہ کا موقف بھی تحریر کریں، نیز چوری کا حکم لکھیں۔

جواب

احناف کے نزدیک چوری کا نصاب چاندی کے دس درہم ہے جو کہ رائج ہو
امام شافعی کے نزدیک سونے کے چار دینار ہے
امام مالک کے نزدیک تین درہم ہے
اور چوری ثابت ہو جائے تو اس کا حکم ہاتھ کاٹنا ہے۔ حکم

سوال

اِنْ سَرَقَ مُکَلَّفٌ حُرٌّ اَوْ عَبْدٌ قَدْرَ النِّصَابِ مُحْرَزًا بِلَا شُبْهَۃٍ عبارت کی وضاحت کریں۔

جواب

اگر مکلف (یعنی عاقل بالغ) نے خواہ وہ آزاد ہو یا غلام قدر نصاب مال چرایا جو کہ محفوظ ہو بلا شبہ (بلا شبہ کی قید اس لئے لگائی تاکہ وہ مال نکل جائے جس کی حفاظت میں شبہ ہو جیسے کسی نے ذی رحم محرم کے گھر سے چرایا بذریعہ مکان کے مثلا گھر میں یا صندوق میں رکھا ہو یا بذریعہ محافظ کے مثلا مال تو راستہ یا مسجد میں ہے اور صاحب مال اس کے پاس بغرض حفاظت بیٹھا ہو اور وہ چور خود چوری کا ایک بار ہی اقرار کرلے ایک مرتبہ اقرار یہ امام اعظم کے نزدیک اور امام محمد کا مذہب ہے امام ابو یوسف کے نزدیک حکم سرقہ نافذ ہونے کے لیے دو مرتبہ اقرار کرنا ضروری ہے وہ اس مسئلے کو لینا پر قیاس کرتے ہیں کیونکہ یہاں اقرار ایک گواہ کے قائم مقام ہوتا ہے تم اس کی

جواب میں کہتے ہیں کہ حد زنا میں چار دفعہ اقرار کی شرط خلاف قیاس بذریعہ نص ثابت ہے اس لئے زنا کے علاوہ دیگر معاملات میں حکم اپنے اصل پر باقی رہے گا اور اصل ضابطہ یہ ہے کہ المرء یؤاخذ باقرارہ کہ انسان پر اس کے اقرار کی وجہ سے پکڑا جائے گا۔

یا دو مرد اس کی چوری پر گواہی دیں اور امام گواہوں سے پوچھے کہ سرقہ کیسا ہے کیا ہے۔ کب ہوا۔ کس جگہ ہوا۔ کتنا مال کاٹا ہوا۔ کس کے مال کاٹا ہو اور گواہ ساری باتیں بیان کر دیں تو اس چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

سوال

ان شارک جمع فیہا و اصاب کلا عبارت کی وضاحت کریں۔

جواب

اگر بہت سارے لوگوں نے مال چرایا اور ہر ایک کو بقدر نصاب پہنچا تو سب کا ہاتھ کاٹا جائے گا اگرچہ ان میں سے بعض مال اٹھانے والے ہوں

سوال

و یقطع بالساج والقنا والآبنوس والصندل عبارت کی وضاحت کریں۔

جواب

ہاتھ کاٹا جائے گا اگرچہ ساگوان کی لکڑی یا نیزے کی چھڑیا یا آبنوس کی لکڑی یا صندل یا سبز نگینہ یا یاقوت یا زبرجد یا سوئی یا ظرف یا دروازے جو

لکڑی کے بنے ہوں ان کا اشیاء کا ذکر اس لئے لیا کہ یہ
چیزیں جنس لکڑ یا پتھر سے ہیں جو پائے اور جنگل میں مباح
ہے تو یہ وہم ہو سکتا تھا کہ ان میں قطع ید ہیں
اور ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا حقیر شی کے چرانے
میں جو ہمارے دیار میں مباح ہے مثلاً لکڑی
اور گھاس اور بانس اور مچھلی اور شکار اور ہڑتال
اور گیرو اور چونا وغیرہ چرانے میں اور نہ اس
شی کے چرانے میں جو جلدی بگڑ جاتی ہے مثلاً دودھ اور
گوشت اور تر میووں میں اور کھجور میں جو درخت
پر ہو اور تربوز میں
اور ہاتھ نہیں کاٹے گر اس کھیتی کی چوری میں جو
کٹی نہ ہو اور نشہ لانے والی مشروبات میں اور آلات
لہو میں، صلیب میں خواہ سونے کی ہو یا چاندی کی
شطرنج میں، اور چوسر میں
اس لئے کہ ان چیزوں کا چوری کرنے والا کہہ سکتا
ہے کہ میں نے یہ اشیاء گرانے اور توڑ ڈالنے کے لئے
لی ہیں اور قطع نہیں ہے مسجد کے دروازے کی چوری
میں ہمارے نزدیک اس لئے کہ یہ بھی مال محفوظ نہیں
ہے امام شافعی کے نزدیک ان میں بھی قطع ید ہے۔
اور مصحف کو چوری کرنے میں بھی قطع نہیں کیونکہ
چور کہہ سکتا ہے کہ میں نے تلاوت کی غرض سے اٹھایا
امام شافعی و ابو یوسف کے نزدیک قطع ید ہے
اور آزاد لڑکے کو کسی نے چوری کر لیا تو قطع نہیں کیونکہ
وہ مال نہیں اگرچہ وہ دونوں سونے اور چاندی

Scanned with CamScanner

سے ہوتی ہیں ہو دونوں سے مراد مصحف اور لڑکا
ہے اس لئے کہ زیور کی زینت اصل کے تابع ہے اور
امام ابو یوسف کے نزدیک اگر زیور کی مقدار نصاب تک
ہو جائے تو ہاتھ کاٹا جائے گا۔
اور نہ ہی غلام یا رجسٹر کے چرانے میں قطع ید ہے
لیکن اگر غلام نابالغ ہو یا رجسٹر حساب کا ہو تو ہاتھ
کاٹا جائے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ بالغ غلام کو لے جانا
غصب یا فریب میں داخل ہے چوری نہیں
اور رجسٹر سے مقصود وہ باتیں ہیں جن پر یہ
رجسٹر مشتمل ہے اور وہ باتیں مال نہیں ہیں نیز
رجسٹر چوری کرنے کا منشا بھی اس کے متضمنات کو
لے جانا ہے جو کہ مال نہیں ہیں لیکن حساب کے
رجسٹر کا مقصد مال کا تحفظ ہے اور وہ مال [illegible]
ہی کے لیے چرایا جاتا ہے اس لئے اس پر قطع ید ہے۔
اور قطع ید نہیں ہے کتے یا چیتے کی چوری میں
اور امانت میں خیانت کرنے سے اور اچک لے جانے
میں اور لوٹ لینے سے اور کفن چرانے سے اور
عامۃ الناس کے مال چرانے سے جیسا کہ بیت المال
سے چرانا۔ اور اس مال کے چرانے سے جس میں اس
کی شرکت ہو یا اپنے حق کی جنس میں سے چرانے
سے چاہے اس کا یہ حق مؤجل ہو یا [struck-out] معجل
ہو یعنی اس کا کسی پر کچھ رہتا ہو خواہ فوری واجب
الادا نہ ہوں یا ابھی ادائیگی میں دیر ہو اور اس نے
اپنے حق کے مانند مال اس سے چرا لیا۔ اگرچہ زیادہ چرایا ہو

اور ایسے مال کے چرانے میں قطع ید نہیں جس میں پہلے اس کا ہاتھ کٹ چکا ہو اور وہ مال موجود ہو یہ امام اعظم کے نزدیک ہے

لیکن امام شافعی و امام ابو یوسف کے نزدیک اگرچہ چیز میں تبدیلی آ گئی ہو تو بھی ہاتھ کاٹا جائے گا

دلیل یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر چور دوبارہ چوری کرے تو پھر اس کا ہاتھ کاٹو

اور ہماری دلیل یہ ہے کہ مال مسروقہ کی عصمت ساقط ہو چکی جس کی تفصیل قطع مع الضمان میں آ گئی اب جب مال مسروق دوبارہ مالک کے قبضے میں واپس آ گیا تو اگرچہ اس مال کی عصمت بھی لوٹ آئی لیکن سقوط عصمت کا شبہ باقی ہے جو قطع ید کو ساقط کر دے گا اور حضور کے فرمان مذکور کہ اگر وہ دوبارہ لوٹے کا مطلب یہ ہے کہ وہ چوری کی حرکت دوبارہ کرے نہ کہ یہ وہی مال مسروق دوبارہ چرائے یہ توجیہ اس لئے اختیار کی جائے گی تاکہ سقوط عصمت کی دلیل سے تعارض نہ ہے اور یہ حدیث مطعون ہے امام طحاوی نے اس پر طعن کیا ہے۔

اور اگر وہ مال بدل گیا اور اس کے بعد چرائے تو دوبارہ ہاتھ کاٹا جائے گا

اور جو شخص اپنے قریبی محرم کے پاس سے مال چرائے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

اور اگر اپنے قریبی محرم کا مال اجنبی کے گھر سے چرائے تو ہاتھ کاٹا جائے گا یعنی ذی رحم محرم کا مال اجنبی کے گھر میں ہو اور وہاں سے چرا لے

یا اپنی رضاعی ماں کا مال چرائے تو ہاتھ کاٹا جائے گا
امام ابو یوسف کے نزدیک قطع ید نہیں ہے
ہماری دلیل یہ ہے کہ رضاعت کا رشتہ عموماً کم معلوم
ہوتا ہے اس لئے باہمی آمد و رفت کی بے تکلفی نہیں ہوتی
اور شرعاً محرم ہونا دخول دار کی اجازت دفع قطع کے لیے
کافی نہیں اس لئے کہ بہن کے گھر میں جانا بھی تو جائز
ہے حالانکہ اس کے مال کی چوری میں بالاتفاق قطع ہے۔

- اور اگر شوہر اپنی بیوی کا مال چرائے تو قطع نہیں
یا عورت مرد کا مال چرائے۔

- اگر غلام اپنے آقا کا مال چرائے تو قطع نہیں یا مالک
کی زوجہ کا یا اپنے مالکہ کے خاوند کا مال یا اپنے مکاتب
کا مال یا مہمان میزبان کا چرائے یا غنیمت کے مال
سے یا حمام سے یا ایسے گھر سے جس میں جانے کی عام اجازت
ہو ان تمام صورتوں میں قطع نہیں۔

- جو شخص کسی چیز کو چرائے مگر اس کو گھر سے باہر نہ
لے جائے یا گھر میں داخل ہو کر اس شخص کو دیا جو
گھر سے باہر ہو تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا یہ ہمارا
مذہب ہے
جبکہ امام ابو یوسف و امام شافعی کے نزدیک اگر خود
ہاتھ باہر نکال کر چیز دی تو قطع ہے اور اگر
باہر والے نے اندر ہاتھ کیا تو باہر والے کے قطع ید
ہے

- اور اگر گھر میں سوراخ کر کے ہاتھ اندر ڈال کر کچھ لے
تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ امام ابو یوسف کے نزدیک قطع ہے

سوال

كُلُّ صُرَّۃٍ خَارِجَۃٍ بَدَنہٗ كُمٌّ غَيْرُہٗ عبارت کی
وضاحت کریں۔

جواب

اگر کسی کے روپے کی تھیلی کاٹ لے جو اس کی
آستین سے باہر تھی تو قطع ید نہیں
یہ حکم دو صورتوں کو شامل ہے۔
1۔ تھیلی آستین کے علاوہ ہو
2۔ آستین ہی کو تھیلی بنا لے یعنی آستین کی پچھلی
جانب میں دراہم رکھ کر باہر سے باندھ لے
اب دراہم کی جگہ جو آستین ہی کا حصہ ہے باہر
سے باندھ لینے کی وجہ سے آستین سے جدا شمار ہوگی
اور اس کو چیر کر روپے لینے سے قطع نہ ہوگا
واضح رہے کہ آستین ہی سے تھیلی کا کام لینے کی
چار صورتیں ہو سکتی ہیں
1۔ دراہم آستین کے اندر سے رکھے جائیں اور
باہر سے گرہ دے دی جائے
2۔ یا دراہم آستین کے باہر سے رکھے جائیں اور
اندر کی طرف گرہ دے دی جائے پھر ان دونوں صورتوں
میں یا تو چور نے کاٹ کر لیا اور یا گرہ کھول کر
لیا ① تو اگر تھیلی کاٹ کر لیا اور گرہ باہر کی جانب تھی
تو اس پر قطع نہیں
② اگر تھیلی کاٹ کر ہی لیا مگر گرہ اندر کی جانب تھی
اس صورت میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

Scanned with CamScanner

کیونکہ اس نے جرز کامل سے چرایا ہے۔
3۔ اگر اس نے گرہ کھول کر لیا ہو جبکہ گرہ باہر کی جانب سے تھی تو ہاتھ کاٹا جائے گا
4۔ اور اگر گرہ اندرونی جانب تھی اور اس کو کھول کر اس نے دراہم لے لئے تو قطع نہ ہوگا۔
امام ابو یوسف کے نزدیک ان تمام صورتوں میں ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ ان کے نزدیک آستین ہر صورت میں محفوظ ہے۔

فصلٌ یقطع یمین السارق

سوال

چور کی سزا تحریر کریں

جواب

اگر چوری ثابت ہو جائے تو چور کا دایاں ہاتھ گٹے سے کاٹ کر داغ دیا جائے پھر چوری کرے تو بایاں پاؤں کاٹا جائے پھر چوری کرے تو کاٹا نہ جائے بلکہ قید کر دیا جائے یہاں تک کہ چوری سے توبہ کر لے
امام شافعی کے نزدیک چاروں مرتبہ کاٹا جائے گا پہلے دایاں ہاتھ پھر بایاں پاؤں پھر بایاں ہاتھ پھر بایاں پاؤں کیونکہ آقا علیہ السلام نے فرمایا جو شخص چوری کرے تو کاٹو تو پھر کرے تو پھر کاٹو پھر کرے تو پھر کاٹو پھر کرے تو کاٹو ہماری دلیل مولیٰ علی کی روایت ہے اور امام شافعی

103

جامعة المدینہ فیضان غوث اعظم جھانگا مانگا قصور

کی دلیل دیں امام طحاوی پر طعن کیا ہے یا نہ اور وہ
حدیث سے استدلال پر محمول ہے۔

سوال

فَإِنْ كَانَ يُسْرَى الْيُسْرَى أَوْ إِبْهَامُهَا عبارت کی
وضاحت کریں۔

جواب

اگر چور کا بایاں ہاتھ یا انگوٹھا یا دو انگلیاں پہلے سے
ہوں یا اپاہج یا شل ہو یا وہ چور شئی مسروقہ کو مالک
کے حوالے کردے یا ہبہ یا بیع کے ذریعے مالک بن جائے
یا قیمت دس درہم سے کم ہو جائے تو ان صورتوں
میں چوری ثابت ہونے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا
یا چوری کے بعد شئی مسروقہ کی ملک کا دعوی کرے
یا دو چوروں میں سے ایک چور اس کی ملک کا دعوی
کرے اگر کوئی دلیل نہ ہو یا مالک چیز کا مطالبہ
نہ کرے تو ان میں بھی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

سوال

فَإِنْ سَرَقَا وَغَابَ أَحَدُهُمَا عبارت کی
وضاحت کریں۔

جواب

اگر دو آدمی ایک چیز چرائے اور ایک ان میں سے
غائب ہو جائے اور گواہی سے دونوں کی چوری
ثابت ہو تو وہ جو موجود ہے اس کا ہاتھ کٹے گا
اور اس وقت ہاتھ کٹے گا جب صاحب قبضہ
اور مال کا مدعی مطالبہ کرے مثلاً امانت

یا مال امانت اداد سے یا غصب شدہ مال غاصب سے یا سود والا مال سود خور سے چرایا تو ان کے دعوی کرنے سے ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور اگر اصل مالک بھی ہاتھ کاٹنے کا مطالبہ کرے تو کاٹا جائے گا۔

سوال

قَولہ لا مَنْ سَرَقَ مِنَ سَارِقٍ قُطِعَ عبارت کی وضاحت کریں۔

جواب

جس نے اپنے چور سے مال چرایا جس کا ہاتھ چوری کی سزا میں کٹا جا چکا ہو تو مال چرانے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

اور اگر غلام نے کسی کے مال کی چوری کا اقرار کیا تو اس کا ہاتھ کٹے گا اور وہ مال اس کے مالک کو واپس کر دیا جائے گا یہ امام اعظم کا مذہب ہے امام زفر کے نزدیک غلام کا اقرار کرنے سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ ان کے نزدیک حدود و قصاص میں غلام کا اقرار معتبر نہیں اگرچہ عبد ماذون ہی کیوں نہ ہو اور اگر عبد ماذون ہو اور اقرار کرے تو مالک کو مال واپس کر دیا جائے گا۔

امام ابو یوسف کے نزدیک ہاتھ کاٹا جائے گا لیکن مال مسروق واپس کیا جائے گا۔

امام محمد کے نزدیک نہ قطع ید ہے اور نہ مال واپس لیا جائے گا۔

سوال

وَمَا قُطِعَ بِهِ اِنْ بَقِيَ رُدَّ اِلَّا لَا يُضْمَنُ وَاِنْ اتْلَفَ عبارت کی وضاحت کریں۔

جواب

مال مسروق جس سے قطع ید ہوا اگر موجود ہو تو مالک کو رد کیا جائے گا اور اگر موجود نہ ہو تو ضامن نہ ہوگا اگرچہ اس نے خود مال کو تلف کر دیا ہو یہ احناف کا موقف ہے۔
امام شافعی کے نزدیک اگرچہ مال ہلاک ہوا یا کیا دونوں صورتوں میں ضامن ہوگا۔

سوال

لَا يُضْمَنُ مَنْ سَرَقَ مِرَارًا فَقُطِعَ بِكُلِّهَا اَوْ بِبَعْضِهَا شَيْئًا مِنْهَا عبارت کی وضاحت کریں۔

جواب

اگر ایک شخص نے کئی مرتبہ کتنی جگہ چوری کی اس کے بعد ان سب آدمیوں کی گواہی کے سبب سے یا بعض کے سبب اس کا ہاتھ کاٹا گیا تو کسی چوری کے مال کا وہ ضامن نہ ہوگا یعنی جن کا مال اس نے چرایا ہے اگر وہ سب دعویٰ لے کر حاضر ہو جائیں یہاں تک کہ سب کی چوری کے باعث ہاتھ کاٹا جائے تو کسی کے مال کا ضمان اس پر نہیں آئے گا۔

Scanned with CamScanner

باب قطع الطریق

سوال

مَنْ قَصَدَ قَطْعَ الطَّرِيقِ مَعْصُوْمًا عَلٰى مَعْصُوْمٍ عبارت کی وضاحت کریں۔

جواب

اگر کوئی شخص جس کی جان و مال شرعًا محفوظ ہے ڈکیتی کا ارادہ کرے اسے شخص پر جس کی جان و مال محفوظ ہے اور مال لینے یا قتل کرنے سے پہلے گرفتار ہو جائے تو اسے قید کیا جائے یہاں تک کہ وہ توبہ کر لے اور اگر وہ مال لوٹ لے اور ہر ایک کو چوری کے نصاب کی مقدار مال کا حصہ ملے تو ان کا ایک ہاتھ اور پاؤں کاٹا جائے

اور اگر اس نے کسی کو قتل کر دیا اور مال نہیں لیا تو اسے بطور حد قتل کیا جائے گا قصاص کے طور پر نہیں کیونکہ قصاص میں مقتول کے ولی کو معاف کرنے کا اختیار ہوتا ہے لیکن اس میں معاف نہیں کیا جائے گا

اور اگر قتل کرے مال بھی لے جائے تو اسے ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کیا جائے یا سولی پر چڑھا دیا جائے یا بغیر ہاتھ پاؤں کاٹے یہ عمل کیا جائے اگر سولی دیں تو اس کا پیٹ نیزے سے کاٹ دیا جائے اور تین دن تک لاش پڑی

رہنے دے

اور ڈاکو کی جماعت میں سے ایک نے قتل کیا تو تمام کو حد لگے گی

اور پتھر یا لکڑی سے مارنا تلوار سے مارنے کی طرح ہے ۔

اگر ڈاکو کسی کو زخمی کرے اور مال بھی لے جائے تو ہاتھ پاؤں کاٹے گے

اگر ڈاکو صرف زخمی کرے مال نہ چرائے یا جان سے مار ڈالے پھر رہزنی سے توبہ کرلے یا ان رہزنوں میں سے بعض غیر مکلف ہوں یا جس قافلہ پر رہزنی کی ہے اس کے ساتھ ذی رحم محرم کی قرابت ہو قافلہ کے بعض اپنے دوسرے ساتھیوں پر ڈکیتی کریں یا رات کو خواہ دن کو شہر کے اندر یا قریبی دو شہروں کے بیچ میں رہزنی کریں تو ان سب صورتوں میں حد لازم نہ ہوگی البتہ مقتول کے ولی کو اختیار ہے قصاص لے یا دیت لے یا معاف کرے

اور جو کسی کا گلا گھونٹ کر مار ڈالے اس پر دیت لازم ہوگی اور جس سے ایسی حرکت بار بار ہو تو مصلحت عامہ کی خاطر قتل کر دیا جائے گا

اس میں امام اعظم کے نزدیک دیت جبکہ بقیہ تمام آئمہ کے نزدیک قصاص واجب ہے ۔

نوٹس شرح وقایہ

جامعۃ المدینہ فیضان غوث اعظم چھانگا مانگا تحصیل چونیاں ضلع قصور

خصوصی نظر:- ابو امیر مولانا عامر اصغر مدنی دامت برکاتہ العالیہ

خصوصی کاوش:- درجہ خامسہ

مرتب:- احمد رضا جامی:: محمد شعیب جامی

:: ضروری اطلاع::

غلطی ہونے کی صورت میں رابطہ فرمائیں۔ جزاك الله خيرا

احمد جامی :: رابطہ نمبر: 0306-6374318

Scanned with CamScanner